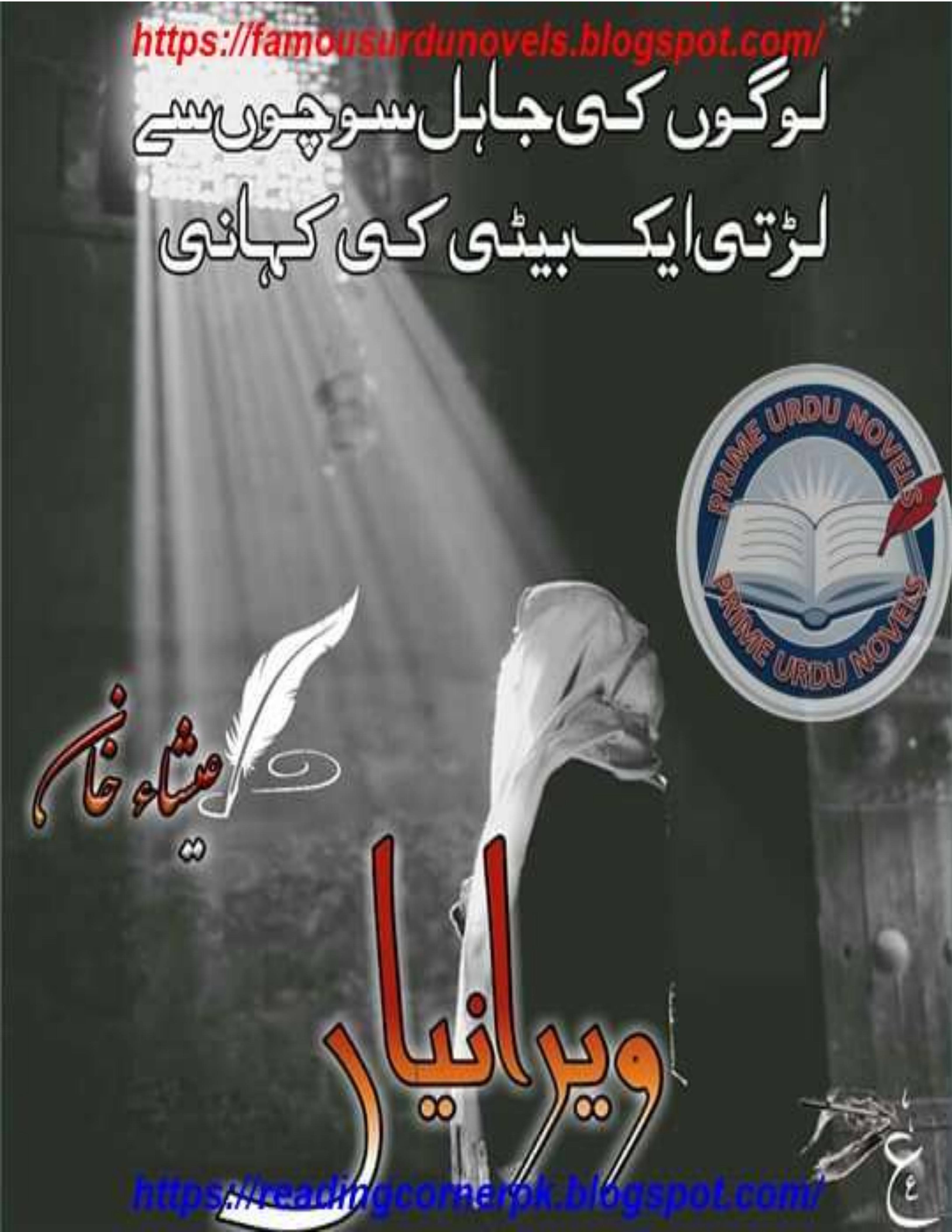
https://famousurdunovels.blogspot.com/
لوگوں کی جاہل سوچوں سے
لڑتی ایک بیٹی کی کہانی
PRIME URDU NOVELS
عیشاء خان
ویرانیاں
https://readingcornerpk.blogspot.com/

ویرانیاں

عیشاء خان

مکمل ناول

رات کے بارہ بجے ہسپتال کے ایک وارڈ میں پڑی وہ درد سے بری طرح تڑپ رہی تھی اس وقت اسے تسلی دینے کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا بچے کی پیدائش کا مرحلہ ہوتا ہی اتنا تکلیف دہ ہے کچھ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں عورت اس مرحلے میں ایک بار مر کر پھر سے جی اٹھتی ہے

ناقابل برداشت تکلیف کے بعد وہ پل بھی آتا ہے جب بچہ ماں کی گود میں دیا جاتا ہے تو وہ ساری تکلیف پس پشت ڈال کر اسے اپنے سینے سے لگا لیتی ہے

انتہائی تکلیف میں بھی وہ اکیلی اس سب سے جونجھ رہی تھی اس کا شوہر کا کام صرف اسے ہسپتال پہنچانا تھا جو وہ کسی بوجھ کی طرح اپنے سر سے اتار کر وہاں سے چلتا بنا

کچھ دیر مزید درد برداشت کرتے جب اس کی سکت ختم ہوگئی تو دونوں آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر قطرے کی صورت بہہ گئے نیم بے ہوشی کی حالت میں اس نے جو لفظ سنے وہ نرس کے تھے جو کسی ڈاکٹر کو بلانے کا کہہ کر اسے سٹریچر پر ڈال رہی تھی

****

"پڑ گئی کلیجے میں ٹھنڈک اب تم خوش ہو گی بہت اس بوجھ کو میرے سر لاد کر ہے نا۔۔۔؟؟"

اس وقت بھی سرکاری ہسپتال کے وارڈ میں وہ آتے جاتے لوگوں کی پرواہ کیے بغیر اپنا غصہ اس پر اتار رہا تھا جو بچے کو سینے سے لگائے آنکھیں جھکائے ہوئے تھی

پر یہ تو رب کی مرضی ہے آپ اور میں کون ہوتے ہیں اسے دنیا سے آنے سے روکنے والے۔۔۔" مریم نے منمنا کر جواز پیش کرنا چاہا

رب کی مرضی مجھے مت سکھاؤ یہ کہو تمہارے دل کی مراد بر آئی ہے تم ہی چاہتی تھی بیٹی ہو میں نے تمہیں کہا بھی تھا۔۔۔ کہا بھی تھا ضائع کروا دو اسے پر تم نے اپنی ضد پوری کی۔ میری بات کان کھول کر سن لو اب اور پیسہ

اس پر برباد نہیں کروں گا میں سمجھی۔ تم اسے دنیا میں لائی ہو اب آگے تم جانو اور یہ۔ میرا صرف ایک ہی بیٹا ہے وہ ہے حیدر

میرا نام اس کے نام کے ساتھ جڑ چکا ہے یہی احسان مانو میرا۔ بہت ہو گئے تمہارے ڈرامے اب گھر چلنے کی تیاری کرو میرے پاس فضول وقت نہیں ہے تمہارے چونچلے اٹھانے کے لیے۔۔"

دل کی بھڑاس نکال کر جمال وارڈ سے باہر نکل گیا جہاں اب بھی لوگ آجا رہے تھے پاس پڑے بیڈ سے کچھ مریض اٹھ اٹھ کر اس کی حالت پر افسوس کر رہے تھی جبکہ کچھ لوگوں کے چہروں پر آئی مسکان یہ سمجھانے کو کافی تھی وہ اس تماشے سے بھرپور لطف اٹھا رہے تھے اس کے پاس اس سب کے لیے جیسے وقت نہیں تھا اپنی حالت بھول کر اس نے بچی کو اپنے ہی پہنی بڑی سی چادر میں چھپایا اور خدا کا نام لے کر اس شخص کے ساتھ چلتی بنی ابھی تو آزمائش شروع ہوئی تھی اسے فکر تھی تو اپنی باہوں میں کھیلتے ننھے وجود کی جو مستقبل سے بے خبر ماں کی آغوش کے مزے لوٹ رہی تھی

****

(بائیس سال بعد)

کلاس میں بیٹھا وہ اس وقت لیکچر اٹینڈ کر رہا تھا جب اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا جلدی سے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھتے اس نے جیسے اپنی یادداشت پر افسوس کیا اب صورت حال یہ تھی کلاس کا سب سے ذہین سٹوڈنٹ غائب دماغی سے وہاں بیٹھا پریشانی کے عالم میں بار بار وقت دیکھ رہا تھا ایسا لگتا تھا اسے کہیں جانے کی جلدی ہے لمبا چوڑا قد کسرتی وجود چٹی گوری رنگت جو اس وقت گرمی سے سرخ ہو رہی تھی اپنے ماتھے پر آنے والا پسینہ وہ بار بار رومال سے صاف کر رہا تھا

پانچ منٹ مزید گزرے اسے اپنے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا محسوس ہو رہا تھا تبھی لیکچر اوف ہو گیا ٹیچر کے کلاس سے جاتے اس نے سکون کا سانس لیا گہری سانس ہوا میں خارج کرتے کتابیں تقریباً بیگ میں ٹھونس ہی ڈالی تھی زپ بند کر کے اس نے بیگ کندھے پر لٹکایا اور عجلت میں کلاس سے ہی نہیں بلکہ یونیورسٹی سے بھی باہر نکل گیا

کار ڈرائیو کرتے اس نے رفتار معمول سے تیز ہی رکھی تھی صبح ہی اسے لگ رہا تھا وہ کچھ بھول گیا تھا اور کلاس میں لیکچر کے دوران اچانک اسے یاد آیا وہ کتنی اہم بات بھول چکا تھا راستے میں ایک جگہ روک کر اس نے بیکری سے بڑا سا چوکلیٹ کیک اور الگ سے کچھ پیسٹریز پیک کروائی کیش کاؤنٹر پر جا کر بل دیا اور شوپر ہاتھ میں پکڑے وہاں سے باہر نکل آیا جہاں سخت گرمی سے اسے اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا

آدھا گھنٹہ مزید ڈرائیونگ کے بعد ایک دکان سے اچھے سے پھل خریدے پھر ہاتھ میں پکڑے شوپرز کار کی بیک سیٹ پر رکھ کر وہ سڑک کے بائیں جانب بنی ایک کپڑوں کی دکان میں چلا گیا وہاں آدھے گھنٹے بعد اسے ایک سوٹ پسند آیا جو سفید اور لال رنگ کا تھا

یہ پیک کر دیں۔۔۔" دکان دار کو ہدایت دیتا وہ جیب سے پیسے نکالنے لگا مزید بیس منٹ کے بعد کار میں بیٹھتے " اس نے ساری چیزوں پر ایک نظر ڈالی تھکاوٹ اور گرمی کے باوجود ہلکی سی مسکان اس کے چہرے پر بکھر گئی اب وہ اور دیر نہیں کر سکتا تھا اس لیے گاڑی گھر کے راستے پر ڈال کر رفتار مزید بڑھا دی

****

" آیت بیٹا یہ شربت باہر دے آؤ میں کھانا دیکھ رہی ہوں"

ٹرے میں شربت کے گلاس سلیقے سے رکھ کر مریم نے آیت سے کہا

لیکن امی آپ جانتی ہیں نا ابو بنا بات کے غصہ کریں گے بہتر یہی ہے آپ چلی جائیں" مریم کو سہولت سے منع " کرتی وہ سنک میں پڑے گندے برتن دھونے لگی

آیت میں نے کیا کہا ہے ؟۔۔۔"اس بار مریم نے تھوڑا سختی سے کہا تو وہ انکار نہیں کر سکی ہاتھ صاف کرتی ٹرے" اٹھا کر کچن سے باہر نکل گئی جہاں جمال اور اعجاز دونوں کچھ کام کر رہے تھے

چپ چاپ میز کے پاس جا کر اس نے ٹرے میز پر رکھ دی جانتی تھی کچھ کہا تو اس کا باپ غصہ کرے گا ایک نظر میز پر پھیلے کاغذوں پر ڈال کر اس نے رخ موڑا

آیت شربت دینا ذرا۔۔۔"اعجاز کی آواز پر اس نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا اس کے ہاتھ اور ٹرے" میں رکھے گلاس میں انچ بھر کا ہی فاصلہ تھا اگر وہ ذرا سا آگے ہوتا تو خود بھی لے سکتا تھا باپ کے سامنے وہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی پھر سعادت مندی سے سر ہلا کر ایک گلاس اٹھا کر اس نے اپنے ہاتھ پر رکھا اس طرح کہ اس کا ہاتھ گلاس کے نیچے چھپ سا گیا اور اعجاز کے سامنے کیا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا آیت نے کوفت سے اسے دیکھا پھر گلاس مزید آگے کیا تو اس نے گلاس پکڑ کر اس کے ہاتھ کو بھی چھو لیا یہی لمحہ تھا جہاں وہ کمزور پڑی اور شربت چھلک کر اعجاز کے کپڑوں کو داغ دار کر گیا گہرا سانس لیتے اس نے آنکھیں بند کی جیسے آنے والے لمحوں کے لیے خود کو تیار کر رہی ہو پھر پر سکون ہو کر آنکھیں کھول دی

یہ کیا بدتمیزی ہے جاہل لڑکی تجھے عقل ہے کہ نہیں ہونے والے شوہر کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں یہی سکھایا" ہے تیری ماں نے تجھے "جمال نے غصے سے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا مگر وہ ساکت نظروں سے باپ کے سامنے کھڑی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی یہی امید تھی اسے اور یہی بچپن سے ہوتا آ رہا تھا

باپ کو آنکھیں دکھاتی ہے بدتمیز "ایک نفوس دوڑ کر اس تک پہنچا۔ان کے آیت تک پہنچنے سے پہلے ہی جمال کی" انگلیوں کے نشان آیت کے نازک سے چہرے پر اپنے نشان چھوڑ چکے تھے غلطی بس اتنی سی تھی اس نے اپنے منگیتر کے غلط ارادوں کو بھانپ کر خود کو بچانا چاہا

غلطی ہو گئی بچی سے۔۔۔ بیٹا میں معافی مانگتی ہوں تم سے "جمال کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے مریم نے" جلدی سے اعجاز کے سامنے ہاتھ جوڑ لیجیئے جو کم از کم آیت کے لیے نہایت تکلیف دہ بات تھی

غلطی سے نہیں ہوا یہ جان کر کرتی ہے سب جانتا ہوں میں زندگی عذاب بنا دی ہے اس نے؟؟۔۔ "اپنے اوپر" ایک اور الزام سن کر آیت نے ملال سے اپنی ماں کو دیکھا جو خود بے بسی سے مجرم بنی کھڑی تھی

کہاں جا رہی ہو تم؟۔۔۔ "آیت کو وہاں سے جاتا دیکھ جمال نے غصے سے اسے روکا"

معافی مانگو اپنے ہونے والے شوہر سے "۔۔۔ ایک اور حکم ہوا جو آیت کے دل پر گراں گزرا مگر یہ زندگی اس" کی اپنی بھی نہیں تھی جسے وہ کھل کر جیتی یہ زندگی تو اسے اس کی ماں سے بھیک میں ملی تھی سب کی نظر میں کیا تھی وہ بس ایک ان چاہا وجود جسے باپ کا نام ہی مل گیا یہی غنیمت تھی

سرخ چہرے سے اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے پھر سر جھکا کر وہ کیا جس کا حکم ملا تھا نا چاہتے ہوئے بھی وہ اس کے آگے کھڑی اپنی غلطی کی معاف مانگ رہی تھی جو مسکرا کر جمال کے ساتھ بیٹھ گیا

روبوٹ کی طرح چلتی ہوئی اپنے کمرے میں بند ہو o دفعہ ہو جاؤ۔۔ "جیسے ہی اس کے کانوں نے آواز سنی وہ کسی" گئی

کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔ "بنا دیکھے وہ جانتی تھی کہ آواز کس کی ہے آنکھوں کو رگڑ کر صاف کرتی جھٹ سے سوتے سے اٹھ بیٹھی جہاں حیدر دروازے کے سامنے ہی کھڑا تھا

کچھ نہیں۔۔ "سوال کا جواب دیتے وہ بے اختیار نظریں چرا گئی آیت کے اس طرح نظریں چرانے پر حیدر کے" چہرے سے مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی یقیناً وہ سب جان چکا تھا

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

آج کس بات پر ہاتھ اٹھایا ہے انہوں نے تم پر؟" ہاتھ میں پکڑی چیزیں بیڈ پر رکھ کر وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا" اور آیت کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ آیت کے سر پر تھا

کچھ نہیں ایسے ہی آپ چھوڑیں سب یہ بتائیں آج کا دن کیسا گزرا؟" اس کے سوال کو نظر انداز کرتی وہ جھٹ سے" بات بدل گئی

بہت برا۔۔" جواب سن کر اس نے پوچھنے کی زحمت نہیں کی وہ جان چکی تھی یہ جواب کیوں ملا ہے"

میں ابھی ان سے بات کر کے آتا ہوں؟" آیت کے چہرے پر چھپی انگلیوں کے نشان سے یکدم اس کا پارا ہائی ہوا" مگر آیت نے اپنی قسم دے کر اسے روک لیا

آپ بتائیں کوئی کام تھا؟۔۔۔" چہرے پر مسکان سجائے اس نے حیدر کو دیکھا"

میں بغیر کام کے بھی تمہارے پاس آسکتا ہوں" حیدر کی بات پر اس کے چہرے پر مسکان آئی تو وہ بھی مسکرا دیا" بھائی کی جان بتایا کیوں نہیں آج تمہارا برتھ ڈے تھا رات تک مجھے یاد تھا صبح اٹھتے پتا نہیں کیسے دماغ سے نکل گیا دیکھو پھر جیسے ہی یاد آیا سب چھوڑ کے میں اپنی بہن کے پاس چلا آیا

آپ کو یاد تھا؟۔۔" سوال کرتے ایک بار پھر سے اس کی آنکھیں نم ہوئیں"

میں بھول سکتا ہوں؟" اس کی ناک دبا کر حیدر نے بھی اسی کے انداز میں سرگوشی کی تو وہ بہتی آنکھوں سے ہنس" دی

مریم چاہنے کے باوجود ان کی خوشی کا حصہ نہیں بن سکتی تھی جمال کو جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا اس لیے ہر سال کی طرح دونوں بھائی بہن نے مل کر کمرے میں برتھ ڈے پارٹی سلیبریٹ کی آیت کے لیے یہی موقع ہوتا تھا جب وہ چند پل ہی سہی مگر کھل کر اپنے بھائی کے ساتھ خوشی خوشی گزارتی تھی جہاں اسے کوئی روک ٹوک نا ہوتی تھی نا ہی کسی قسم کا ڈر

****

فجر کی اذان کانوں میں جاتے ہی آیت کی آنکھیں خود با خود کھل گئیں کسی کو اسے جگانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی کچھ دیر خالی نظروں سے چھت کو گھوری لیٹی رہی پھر کندھے پر دوپٹہ ڈال کر واشروم چلی گئی جہاں سے وضو کرتی کچھ ہی دیر بعد وہ باہر آئی سر پر بڑی سی چادر لپیٹ کر اس نے جائے نماز ایک کونے میں بچھائی اور خدا کی عبادت میں مشغول ہو گئی

نماز سے فارغ ہوتے اس نے چادر اتار کر دیوار پر لگی کھونٹی پر لٹکا دی اور سوٹ کے ساتھ کا دوپٹہ سر پر اوڑھ لیا اب اس کا رخ کچن کی طرف تھا جانتی تھی مریم وہاں اکیلی کام کر رہی ہو گی

کمرے سے نکل کر کچن کا رخ کرتی ایک جگہ ٹھٹھک کر رک گئی جہاں کمرے کی روشنی باہر تک آ رہی تھی ساتھ ایسا لگ رہا تھا اندر موجود نفوس جھگڑا کر رہے ہوں پہلے اس کا دل گھبرایا پھر خود کو ہمّت دیتی تھوڑی آگے ہوئی تو آوازیں صاف سنائی دینے لگی وہ آواز جمال اور حیدر کی تھی

"ابو ایسا کیسے کر سکتے ہیں آیت کے ساتھ اتنی جلدی کیا ہے آپ کو اسے یہاں سے بھیجنے کی؟"

میں جلدی کر رہا ہوں بائیس سال اسے اپنے گھر میں رکھا ہے میں نے برداشت کیا اور کتنا کروں ویسے ہی بیٹیاں " بوجھ ہوتی ہیں جتنی جلدی ہو سکے اس بوجھ کو سر سے اتار دینا چاہیے

جمال کی اتنی سفاکی پر کچھ دیر آوازیں آنا بند ہو گئیں اب آیت کو یہاں کھڑا رہنا بیکار لگا تو اسی خاموشی سے کمرے میں واپس چلی گئی

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتی ہیں رحمت ہوتی ہیں خدا کی۔ پہلے لوگ نا سمجھ تھے ایسی باتیں" کرتے تھے آپ آج کے دور میں رہتے ہوئے ایسی سوچ کس طرح رکھ سکتے ہیں چاہے آپ اسے اپنی بیٹی نا مانیں مگر حقیقت جھٹلائی نہیں جا سکتی آپ کچھ بھی کہیں وہ میری بہن ہے اور میں اس کے ساتھ ایسا سلوک برداشت نہیں

کروں گا آپ نے اب آیت کے ساتھ کوئی ناانصافی کی تو میں اسے لے کر چلا جاؤں گا یہاں سے یاد رکھیے گا ۔۔۔۔"پہلی بار اس طرح وہ جمال کے سامنے کھڑا ہوا تھا آج اسے واقعی غصہ آیا تھا ہر بار وہ جمال کو پیار سے سمجھاتا تھا مگر اب اسے پانی سر سے گزرتا محسوس ہو رہا تھا

ایک نظر ساکت سے بیٹھے جمال پر ڈال کر وہ رکا نہیں تھا کمرے سے باہر نکل گیا

****

آیت شام کے وقت مغرب کی نماز ادا کر رہی تھی جب مریم اس کے کمرے میں آئی کچھ دیر انتظار کے بعد جب آیت فارغ ہوئی تو پہلی نظر اس کی مریم پر ہی پڑی

کیا ہوا امی کیا کہا ہے ابو نے ؟" آیت انہیں دیکھ کر ہی جان چکی تھی اس کے باپ نے کچھ کہا ہو گا جو اس کی ماں" اسے بتاتے ہوئے جھجک رہی تھی

وہ تمہارے ابو چاہتے ہیں تم اعجاز کے ساتھ جاؤ خریداری کرنے۔

کیسی خریداری ؟" مریم کی بات سن کر وہ ماتھے پر بل ڈالے انہیں دیکھنے لگی"

ش۔۔۔شادی کی

اوہ۔۔۔" آیت کے منہ سے ایک ہی لفظ نکلا اپنی ماں سے شادی کی بات سن کر وہ حیران نہیں ہوئی تھی جانتی" تھی اس کا باپ ایک بار ٹھان چکا ہے تو ہر حال میں وہی ہو گا اس سب کے لیے وہ چند روز پہلے سنی گئی باتوں سے ہی خود کو تیار کر چکی تھی اعجاز بھی جمال کے کسی دوست کا بیٹا تھا یہ رشتہ بھی جمال کی مرضی سے ہوا تھا حیدر نے انکار کرنا چاہا مگر آیت کے چپ چاپ مان جانے پر وہ باپ کو کچھ کہہ نا سکا

کیا میں بھائی کے ساتھ چلی جاؤ ؟" مریم کو اس کی آنکھوں میں التجا کے سوا کچھ نظر نا آیا"

نہیں جمال نہیں مانیں گے

اچھا ٹھیک ہے ویسے بھائی ہیں کہاں ؟" سرسری سا سوال کرتی الماری سے کپڑے دیکھنے لگی اس نے وہی سوٹ نکالا" تھا جو حیدر نے اسے اس کی سالگرہ پر دیا تھا سفید اور سرخ رنگ کا لباس تھا اسے کافی پسند بھی آیا تھا

وہ اس شہر میں نہیں ہے مزید میں کچھ نہیں جانتی۔" ایک پل کے لیے آیت نے انہیں دیکھا پھر ہلکا سا مسکرا دی" جانتی تھی یہی ہوگا جمال نے جان کر حیدر کو شہر سے باہر بھیجا تھا تاکہ آیت کو اپنے سر سے اتار سکے اس کا باپ زندگی کے واحد رشتے کا مان بھی اس سے چھین چکا تھا

****

کپڑے بدل کر اس نے بڑی سی چادر اوڑھی ہر قسم کی آرائش سے پاک اپنے دل کو مار کر کمرے سے باہر نکل گئی جمال کے کمرے کے باہر رک کر اس نے گہرا سانس لیا پھر دروازہ ایک بار نوک کیا بغیر نوک کے اندر جانے کی ہمّت اس نے کبھی خود بھی نہیں کی تھی اپنے ہی گھر میں ہمیشہ سے وہ پرایوں کی طرح رہتی آئی تھی

اجازت ملنے پر وہ کمرے میں داخل ہوئی سامنے ہی وہ اس کے باپ سے اجازت لے رہا تھا ایک پل کو اسے دیکھ کر جلدی سے جگہ سے اٹھا پھر اسے اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا وہ اپنے ماں باپ کو یہ تک نہیں کہہ پائی نامحرم کے ساتھ اس وقت باہر جانا اسے مناسب نہیں لگ رہا

****

گاڑی میں کافی دیر خاموشی چھائی رہی جب اعجاز نے اس سے پوچھا

کہاں چلے پھر ؟۔۔

جہاں آپ کو ٹھیک لگے " اسے لگا وہ خریداری کے لیے کسی دکان کا پوچھ رہا ہے مگر اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو" چکا تھا آج سے پہلے اسے کسی نے موقع بھی کہاں دیا تھا اپنے لیے کچھ خریدنے کا کبھی دل ہوتا تو حیدر لے جاتا تھا اس کے علاوہ کبھی وہ مارکیٹ نہیں آتی تھی

حیرت کا جھٹکا اسے تب لگا جب وہ گاڑی کسی ہوٹل کے آگے روک چکا تھا دیکھنے میں تو اچھا خاصا ہی لگ رہا تھا مگر آیت کو کچھ عجیب سا لگا

جس مقصد کے لیے وہ اسے لایا تھا اس حساب سے انہیں مارکیٹ میں کسی دکان یا شوپنگ مال میں ہونا چاہیے تھا

اترو۔۔ "آیت کو سیٹ پر جمے دیکھ وہ گھوم کر اس کی طرف آیا اور دروازہ کھول کر اب اس کے اترنے کا منتظر تھا"

وہ گھبراتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل کر ہوٹل کو دیکھنے لگی تب تک وہ گاڑی کا دروازہ بند کر چکا تھا

مجھے اندر نہیں جانا آپ کو جو کام ہے کر کے آجائیں میں انتظار کروں گی" پارکنگ ایریا میں کھڑی اس کی کار سے " ٹیک لگاتے وہ انکار کر گئی

میں اتنا بھی برا نہیں جتنا تم مجھے سمجھتی ہو چلو ہم بس یہاں سے کھانا کھائیں گے پھر خریداری کریں گے اس کے " بعد میں تمہیں گھر چھوڑ آوٴں گا اتنا یقین تو کر ہی سکتی ہو مجھ پر

چہرے پر سنجیدہ تاثرات لیے اس نے پہلی بار آیت سے اس طرح بات کی تھی اس کے لہجے سے آیت کو اندازہ ہوا شائد وہ کچھ غلط کہہ گئی ہے اس کے باپ نے اس شخص کو اس کے لیے پسند کیا تھا اب اسے اتنا یقین تو رکھنا ہی ہو گا

خاموشی سے قدم بڑھاتی اس کے پیچھے چل پڑی جو راہداری سے گزرتے ہوئے ایک کمرے کے آگے رکا آیت نے دروازے پر لگا سیاہ بورڈ پڑھا جس پر کمرہ نمبر 221 لکھا تھا وہ چاہ کر بھی یہ کہہ نہیں پائی کھانا کھانے کے لیے الگ کمرہ لینے کی کیا ضرورت تھی سب کے ساتھ نیچے بیٹھ کر بھی کھانا کھایا جا سکتا تھا

بیٹھو۔۔۔ "اسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے اس نے رسیور کان سے لگایا پھر ایک دو ڈشز کے نام بتا کر اس کی طرف " آگیا

اگلے دس منٹ میں ویٹر انہیں کھانا دے کر گیا اعجاز کی پشت اس کی طرف ہونے کی وجہ سے وہ نہیں جانتی تھی مزید پانچ منٹ اس نے ویٹر سے کیا بات کی تھی

کھانا کھانے کے دوران وہ غیر محسوس طریقے سے اس کے قریب آکر بیٹھ گیا یہ اس کے ساتھ آنے کے بعد دوسرا دھچکا تھا جو اسے لگا تھا خود پر جبر کرتی وہ اٹھ کر سامنے پڑے صوفے پر جا بیٹھی ابھی اس نے کھانے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا جب وہ پھر سے صوفے پر اس کے قریب آکر بیٹھ گیا

آپ وہاں جاکر بیٹھیں پلیز"۔۔۔"

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے مشکل سے اعجاز کو کہا جو اس کی بات سن کر پاگلوں کی طرح ہنس رہا تھا آیت کو شبہ ہوا شائد یہ انسان پاگل ہے

میری ہونے والی بیوی ہو میرا حق ہے تم پر۔ تم غیروں جیسا برتاؤ کیوں کر رہی ہو؟

ہونے والی بیوی ہوں ابھی ہوئی نہیں۔ آپ کا ابھی مجھ پر کوئی حق نہیں نا یہ حق میں نے آپ کو دیا ہے میں باہر" " ہوں آپ کھانا کھالیں مجھے گھر چھوڑ دیجئے خریداری میں امی کے ساتھ کرلوں گی

دروازے کی جانب جاتے اس نے ناب گھمائی مگر وہ لاکڈ تھا اب سہی معنوں میں آیت کو اپنی لاپرواہی پر غصہ آیا کیا ضرورت تھی اس کے ساتھ آنے کی ہاں تھوڑی مار کھانی پڑتی لیکن عزت تو محفوظ رہتی

یہاں ہے اس کی چابی۔۔۔یہ دروازہ تب تک نہیں کھلے گا جب تک تم میری خواہش پوری نہیں کرتی آخر اس" میں برائی کیا ہے میری ہونے والی بیوی ہو" آیت کا دل کیا اس کا قتل کر دے مگر اس وقت اسے دماغ سے کام لینا تھا پر چھوڑ دیا باقی سب اس نے اللہ

ٹھیک ہے جیسا تم چاہو۔۔"اپنی آواز اسے کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی پر اعجاز کھل کر مسکرایا اس سے پہلے " وہ اس تک پہنچتا اس نے جھٹ سے پاس پڑی بوتل اٹھائی جانتی تھی یہ حرام شے ہی ہو گی پھر بھی بوتل کو ایسے دیکھنے لگی جیسے کچھ پتا نا ہو

پیو گی تم ؟۔۔ میں نے ایک بار پی تھی شروع میں کڑوی لگتی ہے مگر پھر ٹھیک لگتی ہے "اب وہ بوتل کھولتے مزے سے اسے اس ناپاک شے کی تفصیل بتا رہا تھا

دو گلاس اٹھا کر اس نے تھوڑا تھوڑا محلول دونوں میں ڈالا ایک اس کی طرف بڑھایا دوسرا اپنے منہ سے لگا لیا اسے دیکھ کر ہی آیت کو کراہیت سی محسوس ہوئی اس وقت عزت کی فکر نا ہوتی تو سچ میں وہیں قے کر دیتی۔ جیسے وہ اپنا گلاس خالی کر چکا ایک اور بھر لیا آیت خاموشی سے بیٹھی اسے دیکھتی رہی جب اسے لگا وہ اپنے ہوش میں نہیں تو ہمت جمع کرتی اس تک آئی اب اسے کچھ بھی کر کے اس کی شرٹ کی جیب سے چابی نکالنی تھی

تمہیں۔۔۔۔پتا ہے۔۔۔ تم مجھے۔۔۔ بلکل پسند۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ " نشے میں دھت گلاس کو دیکھتے بڑبڑا رہا تھا" جیسے وہ گلاس نہیں آیت ہو اس کی پیٹھ کی طرف جا کر آیت نے اپنا ہاتھ اس کے کندھے سے گزار کر اس کی جیب میں ڈالا اور چابی ہاتھ میں لی اس سے پہلے وہ پیچھے ہوتی اس کا ہاتھ اعجاز کے ہاتھ میں تھا

کیا۔۔۔۔ کر۔۔۔ رہی تھی ؟؟" مشکل " سے آنکھیں کھول کر اس نے آیت سے پوچھا جبکہ اس کے منہ سے آنے والی شراب کی بدبو آیت سے برداشت کرنی مشکل ہو رہی تھی

کچھ نہیں میں وہاں دیکھ رہی تھی وہاں کوئی ہے شائد" اس نے بات کرتے واشروم کی طرف اشارہ کیا گویا سچ میں" کوئی ہو

" تم۔۔۔ رکو۔۔۔ میں دیکھتا ہوں"

گرتا پڑتا وہاں سے اٹھتا اسی جانب چلا گیا جہاں آیت نے اشارہ کیا تھا تبھی وہ پھرتی سے دروازے کی طرف آئی اور دروازہ کھولنے لگی پہلی دو چار کوششوں کے بعد کہیں جا کر چابی دروازے کو لگی تب تک وہ آیت کو دیکھ کر اس کی لپکا جب اس نے دل میں خدا کو یاد کرتے چابی گھمائی ٹک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل چکا تھا مزید کسی چیز کا انتظار کیے بنا وہ پہلے کمرے سے پھر ہوٹل سے باہر دوڑتی چلی گئی

****

کہاں تھی تم ہاں؟۔۔۔"اتنی مشکلوں سے گھر پہنچتے ابھی آیت نے سکون کا سانس بھی نہیں لیا تھا جب جمال نے" تھپڑ رسید کرتے اس سے سوال کیا

میں تو۔۔وہ ہوٹل۔۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا کر آئی منہ کالا کہیں سے یہ بیچ بازار اپنے ہونے والے شوہر کو چکما دے کر کس کے ساتھ گئی " تھی تو؟

ان کے اگلے الزام پر اس کا دماغ ہی چکرا گیا اس کی بات سننے کی بجائے وہ لوگ اسے ہی مجرم ٹھہرا رہے تھے

ایسا کچھ نہیں ہے میں کہیں نہیں گئی تھی بلکہ اس نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔"اس نے اپنی وضاحت دینے کی کوشش کی جب جمال نے پھر سے اس پر ہاتھ اٹھایا وہ خود کو سنبھال نا سکی اور زمین بوس ہو گئی مریم نے جھک کر اسے اٹھانا چاہا مگر وہ ہاتھ سے اشارہ کرتی انہیں منع کر گئی آج اسے یقین ہو چلا تھا اس دنیا میں اسے صرف ذلیل اور رسوا ہونے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس وقت اپنے دل میں کہیں موجود ماں کے لیے باقی محبّت بھی دفن ہوتی محسوس ہوئی

" وہ کیا جھوٹ بول رہا ہے تجھے ڈھونڈنے کے چکر میں اسے چوٹ بھی لگی ہے ہسپتال میں ہے وہ"

یقیناً شراب اس کے سر چڑھ گئی ہو گی آیت نے دل میں سوچا

"اب آپ کیا چاہتے ہیں؟"

پہلی بار اس نے بناڈر کے جمال کو دیکھ کر پوچھا جسے بیٹی سے زیادہ ایک غیر آدمی پر بھروسہ سا

دیکھا کیسے اس کے پر نکل آئے ہیں مجھ سے زبان لڑا رہی ہے یہ "اب کی بار مریم ان کے عتاب کا نشانہ بنی ایک" نظر باپ کو دیکھ کر اس نے کچن پر نظر ڈالی اس وقت اسے شدت سے پیاس لگنے کا احساس ہوا

وہ لوگ رشتے سے انکار کر چکے ہیں میں اسے اور برداشت نہیں کروں گا صبح ہی کسی کے ساتھ چلتا کروں گا اسے ""
آخری بات جو اس کے کانوں میں پڑی وہ اس کے باپ کی تھی جو اس کی ماں سے زیادہ شائد خود کو یقین دلا رہا تھا

****

رات کے وقت وہ سونے کی تیاری کر رہی تھی جب مریم اس کے کمرے میں داخل ہوئی انہیں اپنے پاس آتا دیکھ وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

امی وہ میں۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا؟" مریم کے سوال پر اسے جیسے ہنسی آئی تھی پھر وہ افسوس سے سر ہلانے لگی مگر کہا کچھ نہیں"

جمال نے تمہارا رشتہ کہیں اور طے کر دیا ہے کل وہ لوگ آ رہے ہیں تمہیں لینے۔

اچھا۔۔۔۔"اس نے اطمینان سے جواب دیا پھر مریم کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا اسی خاموشی سے ان کے " چہرے سے بہنے والے آنسو اپنے ہاتھ سے صاف کیے پھر وہی ہاتھ اس کے کندھے پر پھیلایا

جو خدا کو بہتر لگے گا وہی ہو گا آپ کو رونا نہیں چاہیے"مریم نے خفگی سے اسے دیکھا"

وہ دو بچوں کا باپ ہے انہوں نے نیا انکشاف کیا"ایک پل کے لیے اس نے اپنی ماں کو دیکھا پھر مسکرا دی"

شکر کریں کوئی لولا لنگڑا انہیں پکڑا آپ کے شوہر نے"اس نے مذاق کیا مگر مریم کے رونے میں مزید تیزی آگئی"

بیٹی کے دل میں چھپا درد محسوس کر سکتی تھی وہ خود بھی ایک عورت تھی اس سے زیادہ ایک بے بس ماں جو چاہ کر بھی اسے وہ زندگی نا دے پائی جس کے خواب انہوں نے دیکھے تھے

آپ سو جائیں جا کر آنے والے کل کا سوچ کر آج کی نیند کیوں حرام کر رہی ہیں"مریم کو لگا وہ اسے دلاسا دے" رہی تھی

سنیں۔۔۔" آج پہلی بار وہ اسے ماں نہیں پکار رہی تھی مریم جانتی تھی اس کی بیٹی اندر سے مر چکی تھی شائد کھو کھلی ہو چکی تھی جاتے دروازے سے اپنے قدم واپس اس کی جانب لئے آنسو تھے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

ایک بار میری بھائی سے بات کروادیں ہو سکے تو آخری بار میری جھولی میں کچھ ڈال دیں میں وعدہ کرتی ہوں" انہیں کچھ نہیں بتاؤ گی۔۔۔" آیت کی باتیں انہیں اپنے ہوش کھونے پر مجبور کر رہی تھیں مریم نے کا دل چاہا اسی وقت زمین میں دھنس جائے وہ روتی بلکتی اس کے کمرے سے باہر نکل گئی تو مایوس ہو کر آیت بستر پر دراز ہو گئی نیند تو اسے ویسے بھی آتی نہیں تھی

پھر وہ تکیے پر سر ٹکائے ماضی کی یادوں میں کھو گئی جہاں

وہ اپنے بھائی کے ساتھ تھی حیدر اسے چھیڑ رہا تھا وہ اسے نظر انداز کرتی آئس کریم کھانے میں مگن تھی۔اس کی سوچوں کا تسلسل اس وقت ٹوٹا جب ایک بار پھر مریم اس کے کمرے میں آئی آیت نے الجھن بھری نظروں سے انہیں دیک

" جمال بلا رہے ہیں تمہیں"

مریم کے پیغام پر آیت نے زور سے آنکھیں بند کی پھر جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا آج اس نے دوپٹہ سر پر نہیں لیا بلکہ کندھے پر ہی ڈالا تھا پتا نہیں کیوں اسے دوپٹے سے بھی الجھن ہو رہی تھی اس کا دل کر رہا تھا دھاڑیں مار کر روئے مگر آنکھیں خشک تھی وہ چہرہ جو سفید رنگت کا حامل تھا آج مریم کو بلکل زرد لگا تھا مگر وہ اس سے کچھ نہیں پائی تھی خاموشی سے اسے اپنے ساتھ لیے کمرے سے باہر نکل گئی

****

جی۔۔۔کمرے میں جاتے اس نے نظریں نیچی رکھی تھی شائد خود بھی کسی سے نظریں ملانا نہیں چاہتی تھی

یہ لو بات کرلو حیدر سے مگر وعدہ کرو اسے کچھ نہیں بتاؤ گی یہاں کے بارے میں۔نا آنے کا کہو گی۔۔۔"موبائل" اسے دینے سے پہلے جمال نے اسے آگاہ کیا تو آیت سر ہلا کر رہ گئی۔اپنے خشک ہوتے لبوں کو زبان سے تر کیا اس کا گلا بار بار خشک ہو رہا تھا پچھلے دو دنوں سے اس کے حلق کے نیچے پانی کے سوا کچھ بھی نا اترا تھا اور کمال کی بات تھی کسی کو بھی اس طرف خیال نا گیا

ایک نظر اس نے جمال کے پاس رکھے پانی کے گلاس پر ڈالی پھر لمبا سانس کھینچ کر حیدر کا نمبر ملا دیا جو بھی تھا پہلے اسے اپنے بھائی سے بات کرنی تھی پتا نہیں قسمت اسے کس موڑ پر لے جاتی جاتے جاتے وہ بس ایک بار حیدر کی آواز سننا چاہتی تھی

ہیلو۔۔دوسری طرف سے آتی حیدر کی آواز سن کر اس کے بے چین دل کو سکون ملا تھا

بھ۔۔۔بھائی میں ہوں" آیت نے اس سے بات کرتے جیسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا مریم اب مزید یہ سب برداشت نا کر سکتی تھی اس لیے کمرے سے باہر نکل کر آنسو بہانے لگی

"آیت گڑیا تم۔۔۔کیسی ہو؟"

ایک پل کو وہ حیران ہوا نمبر تو اس کے باپ کا تھا مگر حیران کن بات تھی انہوں نے آیت کو کیسے دے دیا بات کرنے کو جو بھی تھا اتنے دنوں بعد اپنی بہن کی آواز سن کر وہ مسکرا اٹھا تھا

ٹھیک آپ کیسے ہیں؟" چہرے پر ہلکی سی مسکان سجائے وہ دوسری طرف سے حیدر کی آواز سن رہی تھی کمرے" میں بیٹھے جمال کی نظریں مسلسل اسی پر ٹکی ہوئی تھی

میں نے تمہارے لیے یہاں سے بہت سی شوپنگ کی ہے تم دیکھو گی تو خوش ہو جاؤ گی۔۔"حیدر نے چہکتے ہوئے" اسے بتایا آیت یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی اسے ان چیزوں کی ضرورت نہیں بلکہ اس کی ضرورت تھی

ہیلو آیت۔۔۔اسے خاموش پا کر اس نے آواز دی

جی سن رہی ہوں۔۔ایک آنسو ٹوٹ کے اس کی آنکھ سے نکلا

پھر پتا نہیں وہ اسے کیا کیا بتاتا رہا آیت بس ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی اسے چاہ تھی بھائی کی آواز سننے کی اور وہ پوری ہو رہی تھی

****

صبح کے گیارہ بج رہے تھے جب

کمرے میں محلے کی چند عورتیں آیت کے گرد بیٹھی اپنی باتیں کر رہی تھی وہ صاف ستھرا لباس زیب تن کیے سر جھکائے بیٹھی تھی کچھ پل بیت جانے کے بعد اسے جمال کمرے میں آتا ہوا نظر آیا ساتھ ایک سفید لباس والا آدمی بھی تھا جس کے ہاتھ میں ایک رجسٹر قلم اور کچھ کاغذات تھے

ایک پل کو دیکھ کر اس کا دل کیا کہیں بھاگ جائے پھر اس نے سوچا باہر کی دنیا اس سے زیادہ ظالم ہے اسی سوچ کی کشمکش میں اس نے کب منہ سے لفظ نکالے کب دستخط کیے وہ نہیں جانتی تھی

جیسے ہی نکاح ہوا عورتیں اسے باری باری مبارک باد دینے لگی مگر وہ ہنوز سر گھٹنوں پر ٹکائے ایسے بیٹھی تھی جیسے کسی نے جسم سے روح نکال کر خالی ماس کا پتلا بیٹھا دیا ہو

سب سے آخر میں مریم نے اسے گلے لگایا ماں کے سینے سے لگ کر اس کی آنکھیں نم ہوئیں مگر اس نے ضبط کے کڑے پہرے بیٹھا کر واپس اپنے اندر دھکیل دیا

مریم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا ایک بار پھر گلے لگایا اس دفع جو الفاظ اس کے کانوں نے سنے وہ معذرت کے تھے اس کی ماں اس سے معافی مانگ رہی تھی وہ انہیں دے بھی دیتی مگر زندہ لاش کسی کو کیا دے سکتی ہے

کمرے سے باہر نکلتے ایک تین سال کا بچہ آ کر اس کی ٹانگوں سے چمٹ گیا جسے وہاں موجود ایک عورت نے الگ کیا پھر اس نے دیکھا اس کے باپ کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا جس کی گود میں بھی چھوٹا بچہ تھا آیت کو آتے دیکھ وہ جمال کے گلے لگا دیکھتے دیکھتے وہ آخری بار ماں کی صورت اپنے دل میں بسائے وہاں سے رخصت ہو گئی جمال نے اس کے سر پر ہاتھ رکھنا بھی گوارا نا کیا وہاں سے خالی ہاتھ ہی آئی تھی آیت نے اس گھر سے ایک چیز اٹھائی تھی جو اس کی چادر کے پلو میں بندھی تھی وہ اور کچھ نہیں اس کے بھائی کی مڑی ہوئی تصویر تھی

****

"آپ اندر چلیں میں دروازہ بند کر کے آتا ہوں" یہی کوئی پانچ چھ مرحلے کے بنے گھر میں جاتے اس نے ایک بار سب کچھ غور سے دیکھا اس گھر میں اسے دو بچوں اور ایک آدمی کے علاوہ کوئی نظر نہیں آیا وہ آدمی جو اس کا شوہر تھا

دو تین قدم اس نے اندر کی طرف بڑھائے جب پھر سے وہی بچہ آ کر اس کی ٹانگوں سے لپٹ گیا آیت نے اس کی معصوم آنکھوں میں دیکھا جہاں الگ جہاں ہی آباد تھا اس نے اندازہ لگایا شائد وہ اسے اپنی ماں کے روپ میں دیکھ رہا تھا اپنے اندر جھانک کر اس نے ممتا ٹٹولنے کی کوشش کی
اب بچے نے اس کے ہاتھ کی انگلی تھام لی اور آگے چلنے لگا آیت خالی دماغ کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے گھسیٹتی جا رہی تھی

****

آدھی رات کا وقت تھا جب نیند سے اس کی جاگ ہوئی تب اس نے محسوس کیا اس کی جاگ شور سے ہوئی تھی پھر آس پاس نظریں دوڑا کر وہ جھٹ سے بستر سے اٹھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ یہاں کیسے آئی پھر اچانک اس کے

دماغ میں ایک جھماکا ہوا اب اسے یاد آرہا تھا کل وہ اس بچے کے ساتھ کمرے میں آئی تھی جو بستر پر لیٹ کر کافی دیر اس سے باتیں کرتا رہا خود بھی وہ ٹانگیں سیدھی کرنے کی غرض سے وہاں بیٹھ گئی

اوہ۔۔ اسے جیسے افسوس ہوا یعنی وہ ایسے ہی وہاں سو گئی تھی اس کا ارادہ مزید سونے کا تھا جب رونے کی آواز مزید تیز ہو گئی اب اس کے لیے نیند لینا مشکل ہی نہیں نا ممکن تھا

وہ اپنے ساتھ لپٹے بچے کو پرے کرتی آہستہ سے اٹھی پھر بستر ے پر پڑی چادر اٹھا کر سر پر لی ایسا کرنے سے اس کے بکھرے بال چھپ گئے تھے پاؤں میں جوتا ڈالنا چاہا مگر اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آرہا تھا تھوڑا غور سے دیکھنے پر اسے جوتے کا ایک پیر ہی ملا دوسرا شائد بیڈ کے نیچے چلا گیا تھا رات کے اس وقت بیڈ کے نیچے جھکنا ترک کر کے وہ ننگے پاؤں ہی کمرے سے باہر نکل گئی

آیت جس کمرے میں تھی اس کے پاس ہی ایک اور کمرہ تھا جو مکمل اندھیرے میں تھا مگر بچے کی رونے کی آوازیں اسے یہی سے آتی سنائی دے رہی تھی اندھیرے میں کمرے میں جانا اسے مناسب نہیں لگا اسی طرح باہر کھڑی سوچتی رہی آخر سوچوں کو جھٹک کر اس نے سوچا آواز لگا لے جو ہو گا اسے جواب دے گا

منہ کھولتے اس پر نیا راز آشکار ہوا اس وقت پتا نہیں کیوں اس کی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی ایک پل کو اس نے سوچا شائد گونگی ہو گئی ہو پھر خدا کو یاد کرتے باہر سے ہی کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا

آجائیں اندر۔۔۔۔ اس نے دھیمی مگر پریشان آواز سنی اندازہ لگا سکتی تھی اندر موجود شخص اس بچے کے رونے سے پریشان ہے

" سنیں ذرا کچن سے موم بتی لے آئیں جا کر شائد اندھیرے کی وجہ سے بے چین ہے یہ"

وہ جو ابھی آواز دینے ہی والی تھی اندھیرے میں اس کی پکار پر سر ہلاتی واپس مڑ گئی اب وہ سوچ رہی تھی شائد اس نے آیت کی موجودگی کو محسوس کر لیا تھا اس لیے اسے کہا

اب سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کچن ہے کس طرف۔۔۔؟؟

اسے یاد آیا اس نے پوچھا ہی نہیں تھا کچن کہاں ہے

یہاں دیکھتی ہوں۔۔۔۔"خود سے باتیں کرتی وہ چلتی جا رہی تھی تبھی راہ میں پڑی چیز سے ٹکرا کر اوندھے" منہ زمین پر گری درد کے مارے ایک چیخ اس کے گلے سے نکلی جس کا اس نے جلدی سے گل گھونٹ دیا مگر تب تک اندر بیٹھی مخلوق باہر آ چکی تھی

اسے پتا تھا مگر وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی اس کے پیر پر بری طرح چوٹ لگی تھی ہاتھوں سے اس نے محسوس کیا اب اسے یقین تھا وہ کسی بچے کی سائیکل تھی

آپ ٹھیک ہیں؟"اس نے باہر آتے اسے آواز دی آیت کہنا چاہتی تھی ہاں میں ٹھیک ہوں مگر کہہ نہیں پائی اس" کی خاموشی محسوس کر کے وہ خود ہی آگے آیا تبھی آیت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اسے لگا وہ اسے اٹھانے میں مدد کرنے آیا ہے مگر یہ کیا وہ بچہ اس کے ہاتھ میں تھما کر خود دوسری جانب چلا گیا وہ ہونکوں کی طرح منہ کھولے کانوں کو چیرتی بچے کی آواز بند کرانے کے لیے اسے بہلانے کی کوشش کرنے لگی

****

کمرے میں پھیلی روشنی میں آیت سکڑی سمٹی سی بستر پر بیٹھی تھی اس کے دائیں اور بچہ سو رہا تھا وہ خاموش نظروں سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ رہی تھی جو اس کے پیر کے ادھے اکھڑے ناخن کا مشاہدہ کر رہا تھا

آپ کو سنبھل کر چلنا چاہیے تھا"پہلا جملہ تھا جو آیت نے اسے پچھلے آدھے گھنٹے میں پہلی بار کہتے سنا مگر وہ " خاموش رہی تھی

ٹوٹے ہوئے ناخن کو کاٹنا پڑے گا اگر یہ کسی چیز میں الجھ گیا تو تکلیف دے گا" اس کی دوسری پیش گوئی پر آیت" نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس کی نظریں اس کے پیر پر تھی اب وہ سوچ رہی تھی شائد وہ خود سے بات کر رہا ہے

ناخن تراش سے آدھے ٹوٹے ناخن کو الگ کر کے اس نے آیت کے انگوٹھے کی مرہم پٹی کی اور دوائی ایک طرف رکھ دی اب وہ رومال سے اپنے ہاتھ صاف کر رہا تھا

درد زیادہ ہو تو پاس ٹیبلٹ پڑی ہے لے لیں"۔۔۔۔وہ اسے کہنا چاہتی تھی زندگی نے جو درد اسے دئے اس کے آگے کچھ بھی نہیں مگر زبان ہلنے سے انکاری تھی ایک نظر ٹیبلٹ پر ڈالی ساتھ ہی دوسری دوائیاں بھی رکھی تھی پھر خود ہی ان میں سے نیند کی گولیوں کا پتا نکال کر ایک ساتھ دو گولیاں پانی سے پھانک کر لیٹ گئی اس وقت اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا وہ سونا چاہتی تھی

* * * * * * * * * * * * *

" مما۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔مما"

سکون سے گہری نیند سو رہی تھی جب کسی نے آکر اسے جھنجھوڑ ڈالا زبردستی آنکھیں مسلتی اٹھ کر بیٹھی وہی بچہ اس کے بستر سے لگا کھڑا تھا کمرے میں لگی وال کلاک دیکھ کر اسے افسوس ہوا اس کی فجر کی نماز قضا ہو چکی تھی اس سے پہلے وہ کچھ اور سوچتی اس بچے نے آیت کے ہاتھ کو تھام کر اپنی طرف کھینچا اس کا اشارہ سمجھ کر آیت نے کندھوں پر اچھی طرح دوپٹہ پھیلا لیا

واشروم کا دروازہ اسے اس بچے نے ہی دکھایا تھا ساتھ پورے گھر میں دوسرے بچے کی چیخ و پکار بھی جاری تھی کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر آئی تو ٹھٹھک سی گئی بچہ اب بھی باہر اسی حالت میں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

آپ کو پتا ہے بوا نہیں آئیں آج اس لیے پاپا کھانا بنا رہے ہیں"۔۔ منہ پر رکھ کر ہنستا ہوا آیت کو بہت اچھا لگ رہا تھا"
اسے دیکھ کر ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر آن ٹھہری

" آپ کو میرا نام پتا ہے؟"

کھانے کی میز پر ان کے ساتھ بیٹھی تھی جب بچے نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا

اوہ میں نے آپ کو بتایا ہی نہیں پھر آپ کو کیسے پتا ہو گا۔۔۔۔ میرا نام زونین ہے اور یہ سحرؔ ہے میری چھوٹی بہن"
"

اب کی بار اس نے ایک نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کی گود میں موجود بچے کو دیکھا جس کے منہ میں فیڈر تھا اسے تو لگا تھا وہ لڑکا ہے اب کی بار اس نے غور سے بچے کو دیکھا پھر سر جھٹک کر بیٹھ گئی

آپ کا نام ہمیں پتا ہے پاپا نے بتایا تھا" زونین مسلسل اس سے باتیں کر رہا تھا وہ اس کے جواب میں صرف سر ہلا" دیتی

آیت ہے نا آپ کا نام مما۔" آپ کی بار اس نے تصدیق چاہی تو آیت نے مسکرا کر سر ہلایا"

مجھے بہت پسند آیا۔۔"وہ اب اس کے نام کی تعریف کر رہا تھا شائد زندگی میں پہلی بار آیت نے اپنے نام پر غور" کیا تھا

شکریہ۔۔۔"اس نے خود کے منہ سے نکلتے الفاظ سنے"

پاپا کا نام پتا ہے آپ کو؟"زونین کی اگلی بات پر روٹی توڑتا اس کا ہاتھ رکا تھا اس وقت اسے یاد آیا تھا وہ اپنے شوہر کا" نام تک نہیں جانتی کھانے سے ہاتھ پیچھے کرتی وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی

زونین کھانا کھاتے وقت بات نہیں کرتے خاموشی سے کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔"سخت آواز کے ساتھ وہاں خاموشی" چھا گئی آیت کی بھوک اس وقت اڑ سی گئی تھی

****

کیا آپ نے نکاح نامے پر دستخط نہیں کیے تھے ؟" وہ سنجیدگی سے بیٹھا اس کے پیر پر مرہم لگاتا ہوا سوال کر رہا تھا"

کیے تھے۔۔۔" دو لفظی جواب دے کر وہ جھکا ہوا سر مزید جھکا گئی"

پھر آپ میرے نام سے انجان کیسے ہیں۔۔۔ چلیں مان لیا آپ نے دستخط کرتے وقت نہیں پڑھا ہو گا نکاح کے "

" دوران قاضی نے بھی تو پوچھا ہو گا آپ سے پھر آپ نے کیسے نہیں سنا؟

اس بار اس کی آواز میں حیرانگی کا عنصر شامل تھا

پتا نہیں۔۔" جواب دیتے اس نے ایک بار بھی نظریں نہیں اٹھائیں ضرورت سے زیادہ لاپرواہی برت گئی تھی وہ"

مجھے یقین نہیں ہو رہا کل رات سے آپ میرے ساتھ ہیں آپ کہہ رہی ہیں آپ کو میرا نام نہیں پتا اگر زونین "

آپ سے نا پوچھتا آپ کو یاد بھی نہیں رہنا تھا آپ ایسے شخص کے ساتھ رہ رہی ہیں جس کا نام تک آپ کو پتا نہیں

"اس کی آواز میں سختی تھی آیت نے بخوبی محسوس کیا

خیر میرا نام مومن ہے امید ہے آج کے بعد آپ اتنی لاپرواہی کا مظاہرہ نہیں کریں گی اب آپ پر بہت سی "

ذمے داریاں ہیں میرے بچوں کو آپ کی ضرورت ہے میں ایک پریکٹیکل انسان ہوں آپ سے بھی سمجھداری کی امید رکھتا ہوں رہی بات ہم دونوں کے رشتے کی آپ میری بیوی ہیں آپ کی عزت آپ کا رتبہ میرے لیے اہم ہو گا اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہو گی ہاں محبّت میں۔۔۔ میں آپ کی امیدوں پر شائد میں پورا نا اتر سکوں میں نے ہمیشہ سے اپنی پہلی بیوی سے محبّت کی ہے جو اب اس دنیا میں نہیں ہے مگر کوشش کروں گا آپ کو شکایت کا موقع نا

" ملے اور کوئی بھی بات ہو بلا جھجھک مجھ سے کہہ سکتی ہیں آپ۔۔

آخری بات کہہ کر اس نے آیت سے چادر لینے کو کہا اس کا ارادہ اسے خریداری کرانے کا تھا لیکن آیت گم سم سی بیٹھی اس کی باتوں میں کھوئی ہوئی تھی کیا کہہ رہا تھا وہ آیت کی عزت اس کے لیے اہم ہے ہاں یہی کہا تھا اس نے

ایک آنسو آنکھ کی سرحد پھیلانگ کر باہر نکلا اسے لگا شائد وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے اس نے کب سوچا تھا اسے بھی کبھی عزت ملے گی

ایک بار پھر سوچوں کی دنیا میں گم ہو کر یاد کرنے لگی وہ اسے کہہ رہا تھا محبّت شائد نا دے سکے اس نے کب محبّت کی خواہش کی تھی یہ امید تو اس نے کب سے چھوڑ دی تھی اسے تو عزت چاہیے تھی اپنے لیے تھوڑی سی اہمیت اس نے کیا چاہا تھا صرف اتنا اس کے وجود کو تسلیم کیا جائے آج اسے ایک انجان شخص یہ سب دینے کو تیار تھا۔۔۔ انجان شخص۔۔۔۔ نہیں اس نے خود ہی اپنی سوچ کی تصیح کی، انجان کہاں تھا وہ اس کا مجازی خدا تھا اس کا شوہر تھا وہ۔۔۔

زونین تنگ مت کرو سحر کو، ابھی سلایا ہے اسے میں نے۔۔۔" زونین کو مصنوئی گھوری دیتے اس نے سحر کو" اپنی گود سے اٹھا کر پالنے میں سُلایا زندگی میں پہلی بار اس کا واسطہ بچوں سے پڑا تھا بچے اسے پسند تھے مگر ان کی دیکھ بھال جیسی بڑی ذمہ داری پہلی بار اس کے کندھوں پر آئی تھی ہاں اسے بچوں کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا مگر وہ جانتی تھی وقت سب سے بڑا استاد ہوتا ہے

میں کہاں تنگ کر رہا ہوں؟" آنکھیں گھماتے اس نے معصومیت سے پوچھا تو آیت نے مسکرا کر اسے پیار دیا جس" کے جواب میں اس نے بھی آیت کو پیار دیا

ایک نظر سامنے پڑے شوپنگ بیگز پر ڈال کر وہ دوپٹہ کندھے پر لٹکائے وہاں سے اٹھ گئی اس کا ارادہ سب سمیٹ کر رکھنے کا تھا

پہلے اس نے سحر کے کپڑے جوتے اور دوسری استعمال کی چیزیں سیٹ کر کے ایک طرف رکھی وہاں بنے کیبنیٹ میں پہلے سے رکھی چیزوں کا معائنہ کیا جس میں سحر کا دودھ گھر میں پہننے والے کپڑے اور بھی بہت سا سامان تھا اس سب میں زونین پیش پیش تھا اسے ہر چیز کے بارے میں بتا رہا تھا

زونین کے کپڑوں اور سامان کے لیے الگ سے چھوٹی سی الماری تھی جہاں طوفان مچا تھا

اس نے ایک نظر زونین کو دیکھا تو وہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہا تھا

آیت نے گہرا سانس لیا پھر ساری چیزیں دوبارہ ترتیب کے ساتھ رکھی آخر میں اسے مومن اور اپنی چیزیں سمیٹنی تھی مگر وہاں اور کوئی جگہ نہیں تھی جہاں وہ کپڑے رکھ سکتی

یہ ہمارا کمرہ ہے پاپا کا کمرہ ساتھ والا ہے" آیت کو بتاتے وہ مسلسل اس کے دوپٹے کے لٹکے ہوئے حصے کو پکڑے" کھیل رہا تھا

اثبات میں گردن ہلاتی وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی جانے سے پہلے سحر کے ارد گرد تکیے رکھ دئے کہیں وہ گر نا جائے سارے کام سے فارغ ہوتے اسے تین گھنٹے لگے تھے اب وہ بری طرح تھک چکی تھی اس لیے جا کر کچھ دیر صحن میں بیٹھ گئی جہاں ایک طرف کچھ کرسیاں اور میز رکھے تھے دوسری طرف ایک تپائی پڑی تھی اس کے اوپر بھی چادر بچھی تھی

ایک پل کو آیت نے اس گھر کا موازنہ اپنے باپ کے گھر سے کیا حیرانگی کی بات یہ تھی کم جگہ کم سہولیات ہونے کے باوجود اس کے دل نے شوہر کے گھر کو بہترین قرار دیا وجہ صرف ایک تھی یہاں وہ کھل کر سانس لے سکتی تھی کوئی بھی اس کی ذات کی نفی نہیں کرتا تھا

زونین کے آواز لگانے پر ایک نظر کچن کی طرف دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی اب اس کا ارادہ کھانا بنانے کا تھا

* * * * * * * * * * * * *

شام کا وقت تھا ماحول میں گرمی کی شدت کم ہو چکی تھی کھانا بناتے وقت وہ ایک نظر صحن میں بیٹھے زونین پر بھی ڈال لیتی جو سحر کے ساتھ کھیل رہا تھا زونین کی ہر بات کے جواب میں سحر کھکھلا کے ہاتھ پیر مارنے لگتی آیت کو یہ منظر مکمل لگا ایک پل کو اسے حیدر کی یاد آئی پر آنکھیں نم ہونے سے پہلے دوبارہ ہانڈی میں چمچہ ہلانے لگی

" السلام علیکم۔۔۔۔۔"

ابھی وہ روٹیاں بنا رہی تھی جب اس نے سلام کی آواز پر باہر جھانکا مومن سحر کو سینے سے لگائے کھڑا تھا اس کے دل نے تصدیق کی اس کا شوہر اس کے باپ جیسا تو ہرگز نہیں تھا

کیا ہو رہا ہے ؟۔۔۔" کچن میں آکر اس نے آیت سے پوچھا ساتھ فریج سے پانی نکال کر گلاس میں ڈالنے لگا"

کھانا بنا رہی تھی میں۔۔۔۔

سوری مجھے آنے میں دیر ہو گئی۔۔۔۔" اب وہ آیت کے پیچھے کھڑا اس سے معذرت کر رہا تھا آیت کو سمجھ نہیں" آئی اس کی معذرت کا کیا جواب دے کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے خاموش رہنا بہتر سمجھا اسے لگا وہ خود ہی چلا جائے گا مگر خیال ہی رہا اب وہ سنک کا نل کھولے برتن دھو رہا تھا

آپ رہنے دیں میں کرتی ہوں" جلدی سے چولہا بند کرتی وہ اس کی طرف آئی مگر مومن اپنی جگہ سے ہلا تک" نہیں

مجھے عادت ہے تم نے کھانا بھی تو بنایا ہے میں ایک دو کام کر لوں گا تو میری شان کم نہیں ہو جائے گی خدا نے" " تمہیں میرا ہمسفر بنایا ہے ویسے گھر کے کام بوا کر جاتی ہیں آج کل ان کی طبیعت خراب ہے اس لیے نہیں آ رہی جانتی ہو ہمسفر کون ہوتا ہے" پلیٹس کو تیزی سے صاف کرتا اس سے باتیں بھی کر رہا تھا جو اس کے پیچھے کھڑی" غور سے سن رہی تھی اس کے دیکھنے پر نفی میں سر ہلایا

میرے نزدیک ایک ایسا ساتھی جو ہمیشہ ہر سفر میں آپ کا ساتھ دے تم میری زندگی میں آئی ہو تو ناانصافی ہوگی" اگر میں سارے کام تم پر ڈال دوں پہلے بھی میں اپنے کام خود کرنے کا عادی تھا اب اگر تم نے کچھ کام سنمبھال لیے " تو کچھ میں کر لیا کروں گا تمہیں زونین اور سحر کو بھی سنمبھالنا ہوتا ہے جو بہت ہی مشکل کام ہے

آیت کی نظریں اس کی پیٹھ کی طرف ہی مرکوز تھی بہت غور سے اسے نوٹ کر رہی تھی جو ہاتھ دھو کر اب انہیں کپڑے سے صاف کر رہا تھا دھلے ہوئے برتن سارے ترتیب سے اسٹینڈ میں لگے تھے باہر سے سحر کے رونے کی آواز آئی تو وہ اسی خاموشی سے کچن سے باہر نکل گئی پیچھے مومن کھانا باہر پڑے میز پر لگانے لگا

****

سارے کام ختم کر کے اس نے سحر کو دودھ بنا کر دیا مومن نے اسے کہا تھا اس کا دودھ پینے کا وقت ہے اب وہ ایک ہاتھ سے سحر کے منہ میں دودھ کی بوتل پکڑے دوسرے ہاتھ سے زونین کو تھپک رہی تھی جو اس کی جھولی میں سو رہا تھا زونین کے بالوں میں انگلیاں چلاتے آیت نے آرام سے اس کا سر اپنی گود سے اٹھا کر تکیے پر رکھا بیٹھے بیٹھے اس کی ٹانگیں شل سی ہو گئی تھی اس کا ارادہ ٹانگیں پھیلا کر بیٹھنے کا تھا جب وہ دوبارہ اٹھ کر اس کی گود میں سو گیا اس بار آیت نے آنکھیں بند کرتے لمبا سانس کھینچا اور پھر سے اسے تھپکنے لگی ایک نظر پاس لیٹی سحر کو دیکھا جو سو چکی تھی دودھ کی بوتل ایک طرف رکھ کر اس نے زونین کو دیکھا اب اس کی خود کی آنکھیں بھی نیند سے بوجھل ہو رہی تھی

ذرا سی آنکھ لگی ہی تھی دروازہ نوک ہوا وہ جھٹ سے سیدھی ہو گئی اس کے پاس آتا شخص کوئی اور نہیں مومن ہی تھا

آپ کو نیند آ رہی ہے چل کر دوسرے کمرے میں آرام کر لیں زونین سو چکا ہے۔۔۔۔"مومن کی آواز پر وہ" سر ہلا کر زونین کو گود سے ہٹا کر تکیے پر منتقل کرنے لگی جو ذرا سا کسمسا کر پھر سے سو گیا آیت نے ایک نظر دونوں کو

دیکھا پھر ساتھ والے کمرے میں چلی گئی لیکن مومن اس کے پیچھے نہیں آیا تھا اسے پتا تھا وہ بچوں کے ساتھ سو گیا ہو گا

خود کو پر سکون کرتی وہ بیڈ پر لیٹ گئی اب اسے اندازہ ہو رہا تھا کافی دیر بیٹھنے کی وجہ سے اس کی کمر تختہ بن چکی تھی

یکدم تیز درد اٹھا تو ہاتھ رکھ کر کمر سہلانے لگی پھر آرام سے دوبارہ لیٹ گئی

لائٹ بند کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی کیونکہ آج پھر سے لائٹ جا چکی تھی شدید گرمی کے عالم میں بھی وہ نیند کے جھٹکے کھانے لگی اور کچھ ہی دیر میں اس پر غنودگی چھا گئی ابھی ایک گھنٹہ ہی ہوا تھا سینے پر پڑنے والے بوجھ سے اس کا دم گھٹنے لگا نیند میں اس نے ہاتھ سے محسوس کرنا چاہا تو اس کے ہاتھوں کو کچھ نرم نرم سا محسوس ہوا جھٹ سے آنکھیں کھولتی وہ ہوش کی دنیا میں آئی۔۔۔جہاں زونین اس کے سینے پر سکون سے سر رکھے سو رہا تھا اب کی بار اس نے جان کر اسے پرے ہٹانا چاہا تو پورا کا پورا اس پر لیٹ گیا

مما مجھے آپ کے پاس سونا ہے پاپا ڈانٹتے ہیں وہ گندے ہیں۔۔"زونین کے منہ سے مومن کے لیے شکوہ سن کر" اس نے جاندار قہقہہ لگایا مگر خیال آنے پر جلدی سے اس قہقہے کا گلا بھی گھونٹ گئی

یقیناً زونین نیند میں اٹھ کر مومن کے سینے پر سویا ہو گا اس لیے مومن نے اسے ڈانٹا تھا

نیند تو اسے اب آنی نہیں تھی اس لیے چپ چاپ زونین کے ریشمی بالوں میں ہاتھ چلانے لگی ایسی ہی تھی آیت ایک بار گہری نیند سے اسے کوئی جگا دیتا تو پھر ٹیبلٹ لینے کے بعد ہی نیند آتی تھی

اپنے سینے پر اس کی زور سے چلتی سانسیں محسوس کر کے اس نے زونین کو اپنے بازو پر منتقل کیا پھر اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو موندھ کر ویسے ہی لیٹی رہی

****

ایک مہینے سے اوپر کا وقت گزر گیا تھا اسے یہاں رہتے رہتے اس ایک مہینے میں اس کے گھر والوں نے مڑ کر اس کی خبر تک نا لی تھی ویسے بھی انہیں کیا فرق پڑتا تھا وہ مرے یا جئے حیرت کی بات یہ تھی اسے حیدر کی کال بھی نہیں آئی تھی نا اس کا کوئی اتا پتا تھا دل میں کہی نا کہی جو امید کی جوت جل رہی تھی اب وہ مدہم پڑتی نظر آرہی تھی اس ایک مہینے میں پورا گھر اس نے خود سنبھال لیا تھا بچوں کی دیکھ بھال کرتے کرتے کافی کچھ سیکھ گئی تھی زونین اور سحر کافی حد تک اس سے اٹیچ ہو چکے تھے ایک چیز جو ابھی تک قائم تھی وہ اس کے اور مومن کے مابین سرد مہری تھی باظاہر وہ اس سے عام سے لہجے میں ہی بات کرتا تھا کبھی بچوں کے حوالے سے کبھی گھر کے حوالے سے اپنی یا اس کی ذات کے متعلق ایک لفظ آیت نے اس کے منہ سے سنا نہیں تھا وہ بس اس گھر میں مومن کے بچوں کی ماں کی حیثیت سے آئی تھی ہاں وہ اس گھر میں ان چاہی بیوی تھی مگر ان چاہی ماں نہیں تھی زونین اور سحر کے ساتھ اسے سکون ملتا تھا اپنا پورا دن دونوں کے ساتھ گزارتی تھی اس پورے دن میں ایک دو گھنٹے چھوڑ کر آیت نے زونین کو ہر وقت باتیں کرتے سنا تھا وہ باتونی تھا یا شائد آیت کے آنے کے بعد ہو گیا تھا جو بھی تھا اس کا دل لگا رہتا تھا مومن سے اسے کوئی شکوہ نہیں تھا اس گھر میں رہ کر کم از کم وہ اس ذہنی تکلیف سے پیچھا چھڑا چکی تھی جو اسے اپنے باپ کے گھر میں سہنی پڑتی تھی

ظہر کی نماز کا وقت ہو رہا تھا ہر طرف کانوں میں موذن کی اذانیں گونج رہی تھی آیت اس وقت کمرے میں بیٹھی سحر کو تیار کر رہی تھی یہ اس کا روز کا معمول تھا گرمی کی شدت بڑھنے کے باعث سحر کو نہلا کر گرمی کی مناسبت سے کپڑے پہنا کر تیار کر دیتی اس کے کچھ پل بعد وہ سو جاتی تھی تو آیت نماز پڑھ لیتی تھی

"زونین مت کرو بیٹا مجھے دیر ہو رہی ہے نماز قضا ہو جائے گی۔۔"

آیت نے ایک بار زونین کو دیکھا جو اپنی چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا پچھلے دس منٹ سے جب بھی سحر سونے لگتی وہ اسے گدگدی کرنے لگتا اور سحر ہنستے ہوئے آنکھیں کھول دیتی

یہ سو جاتی ہے تو میں بور ہو جاتا ہوں۔۔۔"منہ بسورتا ہوا ٹانگ پر کہنی ٹکائے اپنا چھوٹا سا چہرہ ہتھیلی پر رکھ چکا تھا" جس سے اس کے پھولے ہوئے گال مزید پھول گئے

بات تو ٹھیک ہے آپ کی اچھا اسے نہیں اٹھاؤ گے تو میرے پاس ایک حل ہے آپ کی پرابلم کا۔۔۔"آیت کی بات پر وہ جھٹ سے اٹھتا اس کی گود میں گھس گیا اس نے سب اتنی تیزی سے کیا آیت نے پیچھے کو ایک ہاتھ کی ہتھیلی ٹکا کر خود کو گرنے سے بچایا

بات تو ٹھیک ہے آپ کی اچھا اسے نہیں اٹھاؤ گے تو میرے پاس ایک حل ہے آپ کی پرابلم کا۔۔۔"آیت کی بات پر وہ جھٹ سے اٹھتا اس کی گود میں گھس گیا اس نے سب اتنی تیزی سے کیا آیت نے پیچھے کو ایک ہاتھ کی ہتھیلی ٹکا کر خود کو گرنے سے بچایا

ارے ارے آرام سے ابھی مما گر جاتی۔۔۔۔۔۔"آیت نے نرمی سے اسے سمجھایا"

نہیں گرتی مجھے پتا ہے۔۔۔"زونین نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہونے کا احساس دلایا ایسا اکثر وہ آیت" سے باتوں کے دوران کرتا تھا

آپ کو کیسے پتا ہے میں نہیں گرتی۔۔۔؟ آیت نے اسے آزمائش میں ڈالنا چاہا"

آپ کا بیٹا ہے نا آپ کو بچانے کے لیے میں کبھی آپ کو گرنے نہیں دوں گا۔۔۔۔"اس کی بات سن کر آیت کی" آنکھیں نم ہوئی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا چھوٹا سا بچہ اس سے کتنی بڑی بڑی باتیں کر رہا تھا اس سچ کو وہ جھٹلا نہیں سکتی تھی زونین اپنے عمر کے بچوں سے کافی حد تک ہوشیار اور زہین تھا آیت کی ہر بات اس کے لیے پتھر پر لکیر ہوتی تھی ہاں وہ اسے کبھی کبھی تنگ کرتا تھا مگر آیت سمجھتی تھی ابھی بچہ تھا وہ۔۔۔

PRIME URDU NOVELS

مما آپ کی نماز۔۔"اس نے انگلی سے اشارہ کرتے اس کا دھیان گھڑی کی طرف کروایا کچھ ہی دیر میں اس کی نماز" قضا ہو جانی تھی آنکھوں کو رگڑ کر وہ جلدی سے اٹھی

میری پرابلم۔۔۔۔۔؟"آیت کا دوپٹہ کھینچ کر وہ اسے روکتا ہوا یاد دہانی کروانے لگا"

ہاں آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔"جلدی سے سحر کے گرد تکیے لگا کر اس نے ایک بار اسے چیک کیا پھر زونین کا ہاتھ" تھام کر کمرے سے باہر نکل گئی

اپنے ساتھ ساتھ اس نے زونین کو بھی وضو کروایا پھر کمرے میں واپس آکر اسے سر پر پہننے کے لیے ٹوپی دی جو زونین نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں تھام کر جلدی سے پہنی آیت نے دو جائے نماز بچھائی تھی زونین کے لیے وہ پہلے ہی الگ سے چھوٹی جائے نماز لے آئی تھی اپنی جائے نماز پر کھڑے ہو کر اس نے زونین سے کہا جیسے وہ نماز پڑھے گی اسے دیکھ کر پڑھتا جائے البتہ پوری نماز اس نے تھوڑی اونچی آواز میں پڑھی تھی تاکہ زونین بھی آرام سے نماز پڑھ سکے

دعا مانگتے ہوئے اسے احساس ہوا تھا زونین اس کے پاس نہیں بیٹھا پھر سر جھٹک کر دعا میں مشغول ہو گئی

مما باہر ایک انکل آئے ہیں وہ کہہ رہے ہیں آپ سے ملنا ہے میں نے کہا ہے باہر انتظار کریں ٹھیک کیا نا" ۔۔۔۔۔"آیت کی گردن کے گرد بازو حمائل کرتے وہ مسلسل جھولتے ہوئے اپنی بات کی تصدیق چاہ رہا تھا آیت نے دعا ختم کرتے اثبات میں سر ہلایا تو پل میں زونین کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی جائے نماز طے کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھی نماز کے لیے لی گئی چادر اس نے اتارنے کی زحمت نہیں کی تھی

کون؟۔۔۔۔دروازہ کھولنے سے پہلے اس نے آواز لگائی

حیدر۔۔۔کانوں میں پڑنے والا جواب سن کر بے شمار ننھے ننھے قطرے اس کی آنکھوں سے ٹپکنے لگے جبکہ اس کی حالت دیکھ کر زونین پریشانی سے اس کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا اپنے بے جان ہوتے ہاتھوں سے اس نے دروازہ تھوڑا سا کھولا سامنے ہی وہ اسے سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا

ایک لفظ بھی منہ سے مت نکالنا گھر چلو میرے ساتھ ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔"آیت کی کلائی پر اپنی گرفت" سخت کرتا اسے ساتھ لے جانے لگا جب آیت نے مشکل سے اس کے بڑھتے قدموں کو روکا تھا اس کا اپنا ایک پیر نا چاہنے کے باوجود دروازے سے باہر تھا ایک پیر اس نے اندر کی طرف جما کر خود کو جیسے قید کیا تھا زونین ڈرا سہما سا اس کی ٹانگوں کو چمٹا ہوا تھا جیسے اس ڈر ہو اپنی ماں کے دور جانے کا

پلیز بھائی۔۔۔زونین ڈر گیا ہے ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔"بھرائی ہوئی آواز میں کہتے اس نے حیدر کو دیکھا" جس کی خود کی آنکھیں نم تھی اس وقت آیت کی حالت حیدر کو قابل رحم لگی تھی آیت میں جان تھی اس کی، کہاں وہ اسے جہاں بھر کی خوشیاں دینا چاہتا تھا کہاں وہ آج اس حال میں اس کے سامنے کھڑی تھی اس ایک پل میں حیدر کی گرفت اس کی کلائی پر سے ہلکی ہوئی تھی

کڑکتی گرمی میں کمرے میں چھت پر لگے پنکھے کی آواز کے علاوہ ایک اور آواز سنائی پڑ رہی تھی آیت کی آنکھوں سے بہتی برسات مسلسل جاری تھی اس وقت زونین کو اپنی گود میں لیے وہ کمرے میں بیٹھی تھی حیدر نے بیٹھنے کی ضرورت بھی محسوس نا کی تھی

کیسے ہیں آپ؟۔۔۔۔"کمرے میں چھائی خاموشی کو توڑتے آیت نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ کو تھامنا چاہا جو" اس نے جھٹک دیا تھا جانتی تھی حیدر اس سے ناراض ہو گا مگر اس قدر سخت رویے کی توقع اسے اپنے بھائی سے ہرگز نہیں تھی

مجھے معاف کر دیں پلیز۔۔۔" آیت نے ایک اور کوشش کی جب حیدر کا اس کی طرف اٹھتا ہوا ہاتھ ہوا میں رک "
گیا حیدر کا برتاؤ دیکھ کر زونین جھٹ سے آیت کے پیچھے چھپ گیا وہیں آیت گنگ سی ہو گئی
تم اتنی بڑی پاگل کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔" اسے کندھوں سے تھام کر وہ سختی سے اس سے پوچھ رہا تھا مگر کچھ بولی "
نہیں
میرا دل کر رہا ہے تمہیں جان سے مار دوں تم نے اس باپ کے ساتھ کیا وعدہ نبھایا مجھے انجان رکھ کر۔۔۔ میرا "
کیا۔۔؟۔ ایسا کون سا گناہ کیا تھا میں نے تمہیں میرا ذرا خیال نہیں آیا ان لوگوں کے ساتھ رہ رہ کر تم بھی بے حس
بن گئی ہو آیت مجھے جیتے جی مار دیا تم نے جانتی ہو میں خود سے نظریں نہیں ملا پا رہا تم۔۔۔ تم نے مجھے اس لائق ہی
نہیں چھوڑا ہر پل مجھے یہی احساس اندر سے مار رہا ہے میں تمہاری حفاظت نہیں کر پایا کیوں ہاں کی تم نے اس سب
" کے لیے ایک بار مجھے بتا تو دیتی میں کہیں اور لے جاتا تمہیں۔ مجھ پر بوجھ نہیں تھی تم
میں وعدہ خلافی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔
بھاڑ میں گیا تمہارا وعدہ میرے جیتے جی تم اس اذیت میں مزید نہیں رہو گی لینے آیا ہوں تمہیں چلو گھر میرے "
" ساتھ
میں اس گھر نہیں جا سکتی جسے آپ میرا گھر کہہ رہے ہیں ویسے بھی وہ میرا تھا ہی کب؟ اس گھر پر اس گھر کے لوگوں
پر بوجھ تھی میں وقت آنے پر بوجھ کو سر سے اتار دیا جاتا ہے جیسے میرے باپ نے مجھے اپنے سر سے اتارا وہاں سے
آنے پر بھی ان کا دل میرے لیے نرم نہیں پڑا ان کی کہی گئی بات میرے دل پر لکھی جا چکی ہے
رخصتی کے وقت جب ایک بیٹی کو اپنے باپ کی ضرورت ہوتی ہے میں نے بھی امید کی تھی شائد وہ دکھاوے کے
لیے ہی سہی میرے سر پر ہاتھ رکھ دے پر ایک بار پھر مار کھا گئی میں انہوں نے مجھ سے کہا کبھی میرا شوہر مجھے گھر

سے نکال دے میرے پاس کوئی ٹھکانہ نا ہو تو ان کی چوکھٹ پر نا جاؤں میں اب تک جتنا وہ برداشت کر سکتے تھے کر چکے میرا وجود ان کے لیے بے معنی ہے انہیں بیٹی نہیں بیٹے کی چاہ تھی آپ بہت خوش قسمت ہیں اس معاملے میں ان کے چاہنے نا چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تم ان کی بیٹی ہو یہی حقیقت ہے وہ گھر جتنا میرا ہے اتنا ہی تمہارا بھی ہے

آیت

قسمت کا لکھا کون ٹال سکتا ہے یہی میری قسمت تھی اس لیے آج میں یہاں ہوں اس میں کوئی کچھ نہیں کر سکتا" تھا نا آپ نا میں ہاں مجھے ملال ہے بس یہی میری ماں بھی خاموش تماشائی بنی رہی شائد اپنی جگہ پر وہ بھی درست ہوں میں خوش ہوں یہاں۔"سکون سے بیڈ پر ایک طرف بیٹھی وہ زونین کے بال سنوار رہی تھی پھر اس نے نظر اٹھا کر حیدر کو دیکھا جو طنزیہ ہنس رہا تھا

وہ تو دیکھ ہی رہا ہوں میں شادی شدہ مرد کی بیوی، دو بچوں کی ماں اس چھوٹے سے جھونپڑے میں کیسے گزارا کر کے خوش ہے تم سمجھ نہیں رہی کل کو لوگ تمہیں مومن کی دوسری بیوی کہہ کر پکاریں گے جن بچوں کی تم ماں بنی " بیٹھی ہو لوگ تانے کسے گے تم پر سوتیلی ہونے کے اور وہ تکلیف اس تکلیف سے کہیں بڑھ کر ہو گی

گھر ہے یہ میرا۔۔۔"

مستقبل کس نے دیکھا ہے میں اپنے آج میں خوش ہوں۔۔" آیت کو غصہ آیا تھا جیسا بھی تھا اس کا گھر تھا

یقیناً یہ اس آدمی کی اولاد ہو گی۔۔"اس نے زونین اور سحر کی طرف اشارہ کرتے بیٹھنے کے لیے جگہ ڈھونڈی پھر " کچھ نا ملنے پر باہر پڑی کرسیوں سے ایک لا کر اندر رکھی اور اس پر بیٹھ گیا

یہ میرے بھی بچے ہیں۔۔۔"حیدر کی اگلی بات پر اس نے احتجاج کیا تو وہ مسکرا کر افسوس سے سر ہلا گیا"

جانتی ہو میں تمہیں یہاں سے لینے آیا تھا اب مجھے میری امیدوں پر پانی پھرتا نظر آرہا ہے" حیدر نے افسوس سے " اسے دیکھا جو بچے کو گود میں لیے اس کے سامنے بیٹھی تھی اس وقت اسے آیت اپنی بہن کم ان بچوں کی ماں زیادہ لگ رہی تھی

میں خوش ہوں یہاں۔۔" آیت نے اسے یقین دلانے کی بھرپور کوشش کی تھی"

کہاں ہے تمہارا سرتاج؟؟" اب کی بار اس نے مذاق میں اسے چھیڑا وہ جان چکی تھی اس کا غصہ کم ہو گیا ہے"

کام پر گئے ہیں شام کو آتے ہیں روز۔۔۔

تم سارا دن گھر پڑے اس کے بچوں میں لگی رہتی ہو گی نوکر بھی تمہیں ہی بنالیا ہے یا۔۔۔

بھیا پلیز وہ اچھے ہیں میں کیسے آپ کو یقین دلاؤں گھر کا کام کرنے سے کوئی نوکر نہیں ہو جاتا سارا کام میں اکیلی نہیں کرتی وہ مدد کرتے ہیں میری

امپریسیو۔۔ایک مہینے میں ایسا کون سا جادو ہو گیا ہے تم پر اپنے بھائی کو پانی تک تم نے پوچھا نہیں الٹا یہاں بیٹھ کر" "اس کے قصیدے پڑھ رہی ہو

وہ بھگو بھگو کر اسے جوتا لگا رہا تھا

آپ پچھلے ایک گھنٹے سے مجھ پر غصہ کر رہے ہیں میرا بچہ بھی ڈر گیا ہے۔۔" آیت نے خفا ہو کر اس سے گلا کیا"

میرا ارادہ تمہیں دولگانے کا تھا" اس نے شرمندہ ہونے کی بجائے آیت کو حقیقت سے اگاہ کیا یہ سچ بھی تھا کچھ دیر " پہلے تک تو وہ خود ڈر گئی تھی آیت افسوس سے سر ہلاتی کمرے سے باہر نکل آئی

کچن سے بنا کھانا گرم کر کے اس نے ٹرے میں رکھا فریج میں سے ٹھنڈا پانی نکالا ساری چیزیں لے کر دوبارہ کمرے میں چلی گئی وہاں اس نے کرسی کے آگے میز رکھ کر اس کے سامنے کھانا رکھا

پھر واپس کچن میں آگئی حیدر کو چائے پینی کی بہت عادت تھی صبح دوپہر شام تین وقت چائے پیتا تھا اس کے کہنے سے پہلے اس نے دودھ چولہے پر چڑھا کر چائے بنائی پھر پاس پڑا کپ اٹھا کر چھلنی سے چائے چھان کر کپ کے کنارے صاف کیے چھوٹے سے ٹرے میں چائے کا کپ رکھ کر کچن سے باہر نکل گئی اور ٹرے جا کر اس کے سامنے رکھ دی

شکر ہے چینی پتی تھی مجھے لگا ہمسایوں سے مانگنے جاؤ گی" ابھی وہ پھر سے اسے چھیڑ رہا تھا آیت نے گھور کر اسے" دیکھا

اب زیادہ ہو رہا ہے" حیدر کو وہ خفا سی لگی تو معذرت کرتا چائے پینے لگا کھانے کو اس نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا جو" آیت جا کر دوبارہ کچن میں رکھ آئی باتوں باتوں میں ظہر سے عصر ہو گئی وہ سکون سے بیٹھا اس سے باتیں کرتا رہا کبھی کبھی اسے چھیڑنے بھی لگ جاتا جس پر آیت خفا ہو جاتی عصر کی نماز پڑھ کر اس نے سلام پھیرا تو حیدر پوری طرح بچوں کے ساتھ مصروف تھا سحر کو گود میں لیے زونین کے ساتھ بھی ہنسی ٹھٹھولی کرنے لگتا پرسکون ہو کر اس نے تسبیح کی دعا مانگی

اب حیدر نے اپنی مستی میں اسے بھی شامل کر لیا آیت کے ساتھ مل کر اس نے زندگی میں پہلی بار گھر کا کام بھی کروایا جس پر زونین اور وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے کوئی کام اس سے ڈھنگ سے نہیں ہو پا رہا تھا پھر بھی وہ لگا رہا تھا

****

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟"مومن کا سرخ چہرہ دیکھ کر آیت کو تشویش ہوئی تھی پہلے بھی اس سے پوچھنا چاہتی" تھی مگر مومن کو حیدر کے ساتھ مصروف دیکھ کر اس نے بعد میں پوچھنے کا ارادہ کیا اس وقت زونین اور سحر کو سلا کر اسے مومن کا خیال آیا تو اس کے پاس آگئی

وہ آپ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اس لیے پوچھ لیا۔۔۔"مومن کو اپنی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے پا کر آیت" نے جواز پیش کیا

کچھ وقت اس کے پاس کھڑی انتظار کرتی رہی شائد وہ جواب دینے کے موڈ میں نہیں تھا آیت نے وہاں سے جانا بہتر سمجھا

آیت۔۔۔۔اس سے پہلے وہ کمرے سے باہر جاتی مومن کی آواز پر اس کے بڑھتے قدم تھم سے گئے

یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔۔"مومن کا اپنی طرف بڑھتا ہاتھ دیکھ کر آیت کا حلق خشک ہو گیا آج سے پہلے بھی" اسے مخاطب کرتا تھا مگر آج کچھ تو تھا اس کے لہجے میں جو وہ محسوس کر سکتی تھی مومن کی طرف جاتے اس کے قدم من بھر کے ہو رہے تھے جیسے ہی اس کے پاس پہنچی آیت کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا جسے وہ تھام کر اپنے سر پر رکھ چکا تھا

یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔۔"مومن کا اپنی طرف بڑھتا ہاتھ دیکھ کر آیت کا حلق خشک ہو گیا آج سے پہلے بھی" اسے مخاطب کرتا تھا مگر آج کچھ تو تھا اس کے لہجے میں جو وہ محسوس کر سکتی تھی مومن کی طرف جاتے اس کے قدم من بھر کے ہو رہے تھے جیسے ہی اس کے پاس پہنچی آیت کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا جسے وہ تھام کر اپنے سر پر رکھ چکا تھا

میرے سر میں بہت درد ہے۔۔۔۔۔"پتا نہیں وہ درخواست کر رہا تھا یا حکم دے رہا تھا آیت کو اندازہ نہیں ہوا" خاموشی سے اس کے سرہانے بیٹھ کر اپنے نرم ہاتھوں سے اس کا سر دبانے لگی تبھی اسے اندازہ ہوا مومن کا ماتھا ہلکا گرم تھا شائد اسے بخار ہو رہا تھا

تم گئی کیوں نہیں حیدر کے ساتھ ؟۔۔۔۔" اس کا اگلا سوال سن کر وہ ٹھٹھکی تھی کیا وہ چاہتا تھا وہ چلی جائے حیدر" کو کتنے مان سے اس نے کہا تھا یہ گھر اس کا ہے اب جیسے ایک پل میں سب پرایا لگ رہا تھا اپنی سوچوں میں اتنی الجھ گئی آنسو کا قطرا انجانے میں مومن کے ماتھے پر گرا

تم رو رہی ہو ؟۔۔۔" آیت کی طرف کروٹ لے کر مومن نے اس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہا واقعی وہ اپنے" رونے کا شغل پورا کر رہی تھی

میں نے بس سرسری سا سوال پوچھا تھا تم چاہتی تو میرے گھر پر نا ہوتے ہوئے اپنے بھائی کے ساتھ جا سکتی تھی" جبکہ میں جان چکا ہوں یہ شادی بھی تمہاری مرضی کے خلاف ہوئی ہے اگر تمہیں میرا سوال برا لگا تو

"میں معافی مانگتا ہوں مجھے اندازہ ہوتا تمہیں اتنا برا لگے لگا تو کبھی نا پوچھتا۔۔۔۔۔

مومن کے شرمندا ہونے پر آیت کے بہتے آنسو یکدم تھمے تھے اب اس نے یہ تو نہیں چاہا تھا کہ مومن اس کے سامنے شرمندا ہو

آئی ایم سوری۔۔۔۔" وہ ایک بار پھر سے معافی مانگ رہا تھا آیت خود بھی شرمندگی سے سر جھکا گئی"

آپ مجھے شرمندا کر رہے ہیں۔۔۔

نہیں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں آیت تم خود یہ سب سوچ رہی ہو

اب یہی میرا گھر ہے یہاں سے میں کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔۔" کافی دیر بعد آیت نے خود کو کہتے سنا"

تھینک یو۔۔۔" اس کے منہ سے نکلے لفظوں نے آیت کو چونکا دیا تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی کس بات کے لیے اس" کا شکریہ ادا کر رہا ہے شکریہ تو اسے ادا کرنا چاہیے تھا اس کی وجہ سے وہ سالوں بعد ذہنی تکلیف سے رہا ہوئی تھی یہاں آ کر اسے فیملی کے ساتھ رہنے کا احساس ہوا تھا مومن کی وجہ سے اپنے سر کے نیچے وہ محفوظ چھت کا احساس

کرپائی تھی یہ گھر یہاں کی خوشیاں سب اسی کی بدولت اسے میسر ہوئی تھی اس سب کے لیے آیت اس کا جتنا شکریہ ادا کرتی کم تھا مگر وہ تھا اس کا احسان مند ہو رہا تھا

خاموشی کے عالم میں مومن نے اس کے کندھوں کے گرد حصار کھینچ کر آیت کو خود سے قریب کیا تھا آیت کو اس کے لبوں کا پر حدت لمس اپنی پیشانی پر محسوس ہوا۔ اس لمحے آیت کو اپنی دھڑکنیں بے قابو ہوتی محسوس ہوئی۔

آیت کے کانپتے ہاتھوں کو جیسے مومن نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا آیت کو تحفظ کا سا احساس ہوا گھنیری پلکوں کی چلمن گراتی وہ مومن کے سینے پر اپنا سر ٹکا گئی آج اس کی زندگی مکمل ہو گئی تھی سب تھا اس کے پاس اس کی اپنی دنیا تھی جہاں اس کی ذات کو جھٹلایا نہیں جاتا تھا بلکہ وہ اس خاندان کا حصہ تھی باقی سب کی طرح وہ بھی چاہتی تھی کسی کی زندگی میں اہمیت کی حامل ہو مومن کی زندگی میں آ کر پیار اہمیت بھروسہ یقین سب اسے مل گیا تھا اب اسے کسی چیز کی خواہش نہیں تھی

****

آپ انہیں سمجھاتے کیوں نہیں؟" اس وقت وہ حیدر کے گھر جا رہے تھے جب آیت نے مومن سے کہا"

وہ خود سمجھدار ہے آیت میرا نہیں خیال اسے مزید کچھ سمجھانے کی ضرورت ہے۔۔۔" مومن نے اس کی" آنکھوں میں موجود التجا دیکھ لی تھی جانتا تھا کس بارے میں بات کر رہی تھی

خاک سمجھدار ہیں بچوں کی طرح بیہو کر رہے ہیں۔۔۔" آیت کو مومن کا حیدر کی طرف داری کرنا کچھ خاص پسند" نہیں آیا تھا

نہیں تم بچوں کی طرح بیہو کر رہی ہو اس کی اپنی زندگی ہے ہم اسے اس کا فیصلہ بدلنے پر مجبور نہیں کر سکتے کم از کم" میں تو نہیں۔۔۔۔" صاف اشارہ تھا آیت کی بات ماننے کے موڈ میں ہر گز نہیں ہے

وہ بھائی ہیں میرے اگر کچھ غلط کرے گے تو میرا حق ہے انہیں بتانا۔۔" آیت ابھی بھی اپنی ضد پر اڑی تھی" ساتھ زونین کو بھی دیکھ رہی تھی جو اس کی گود میں بیٹھا مزے سے آئس کریم کھا رہا تھا جبکہ سحر مومن کے پاس تھی

دیکھوں گا میں۔۔۔۔۔اس نے آیت کو ٹالنا چاہا

نہیں آپ بات کریں گے ان سے آج ہی وہ ایسا نہیں کر سکتے جیسے بھی ہیں ہمارے ماں باپ ہیں اس عمر میں انہیں" کسی کے سہارے کی ضرورت ہے اس طرح بڑھاپے میں انہیں بے یارو مددگار چھوڑ دینا درست فیصلہ نہیں انہیں کہیں واپس گھر چلے جائیں۔۔۔" آیت کی بات پر مومن نے لمبا سانس کھینچا اسے سمجھانا ناممکن تھا خاص طور پر جب بات اس کی فیملی کی ہوتی تھی وہ چاہ کر بھی اسے بتا نہیں سکا تھا حیدر نے نہیں بلکہ خود جمال نے حیدر کو گھر سے نکال دیا تھا وجہ صرف یہی تھی وہ آیت کے ساتھ کھڑا تھا اس نے جمال سے آیت کے حصے کی بات کی تھی جو انہیں نامنظور تھا یہ بات حیدر نے خود اسے بتائی تھی تب سے اس نے پارٹ ٹائم جاب کر لی تھی خود چھوٹا سا فلیٹ کرائے پر لے کر ادھر شفٹ ہو گیا تھا

آپ بات کریں گے نا؟۔۔۔" آیت نے مومن سے دوبارہ پوچھا جو اب مزید اسے ٹال نہیں سکتا تھا کچھ ہی وقت" میں آیت اس کے دل پر بری طرح قابض ہو چکی تھی

ٹھیک ہے۔۔۔"مومن کے مان جانے پر بڑی سی مسکراہٹ نے آیت کے چہرے کا احاطہ کیا تھا یہی چیز تھی جو" مومن کو خود سے بڑھ کر تھی آیت کو ہر حال میں خوش دیکھنا چاہتا تھا

****

پچیس منٹ کی مسافت کے بعد مومن آیت کو لے کر ایک بلڈنگ میں آیا تھا دوسرے مالے پر پہنچ کر اس نے ایک فلیٹ کے باہر کھڑے ہوتے بیل دی پہلی بار بیل دینے پر ہی دروازہ کھول دیا گیا سامنے حیدر فارمل کپڑوں

کے اوپر ایپرن پہنے کھڑے تھا شائد وہ کھانا خود بنا رہا تھا دونوں کو دیکھ کر اس نے گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا زونین اور سحر کو پیار دے کر انہیں بیٹھنے کا کہتا واپس کچن میں چلا گیا وہاں سے اس کی واپسی دس پندرہ منٹ بعد ہی ہوئی ہاتھ میں ٹرے پکڑے وہ کچن سے باہر آیا جس میں کوک سے بھرے تین گلاس اور چوتھا سمال سائز کپ تھا جو اس نے زونین کو دیا تھا

ایک گلاس اس نے خود لیا ایک مومن کو دیا اب وہاں ایک ہی گلاس تھا گلاس اٹھانے والی قدرے خفا تھی اس لیے یہ زحمت بھی نا کی گئی آیت کو خود سے خفا دیکھ کر حیدر نے مومن کو اشارہ کیا اس کا اشارہ سمجھ کر مومن نے گلاس خود اٹھا کر آیت کی طرف بڑھایا جو اس نے چپ چاپ لے لیا حیدر نے یہ نظارہ دیکھ کر اشارے سے ہی اسے داد دی جو مسکرائے بنا نا رہ سکا جبکہ پاس بیٹھی اس سب سے انجان آیت آہستہ آہستہ مشروب گلے میں انڈیل رہی تھی کھانے تیار ہونے پر حیدر نے آیت کو آواز لگائی جو نا چاہتے ہوئے بھی اٹھ کر اس کی طرف آ گئی

تم مہمان نہیں ہو یہاں آرام سے شوہر کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی ہو چلو کھانا نکالنے میں میری مدد کرو۔۔۔" حیدر" کی بات کے جواب میں آیت منہ بناتی برتنوں میں کھانا نکال کر خود ہی باہر لے گئی جہاں مومن اور حیدر مل کر دستر خوان بچھائے بیٹھے تھے

یہ برتن کہاں سے لائے ہیں؟" کھانا کھاتے اس نے خاموشی کو توڑ کر پہلا سوال کیا"

ساتھ والوں سے مانگے ہیں۔۔۔" بغیر کسی لگی لپٹی کے اسے سچ بتا رہا تھا جانتا تھا آیت کیا سوچ رہی ہو گی دو دن پہلے" جو شخص اس کے گھر میں بیٹھا اسے جھونپڑا بول رہا تھا چائے پتی پر کیا جانے والا طنز اسی پر الٹ گیا تھا آج وہ خود خالی ہاتھ تھا

تم لوگ بہت بے مروت ہو۔۔۔" کھانے سے فارغ ہو کر حیدر نے مومن اور آیت کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا"

زونین اس کے لائے کھلونوں سے کھیل رہا تھا سحر مومن کے پاس ہی تھی

ایسا کیا کر دیا ہے ہم نے ؟"مومن نے اس سے سوال کیا"

بند اتعریف ہی کر دیتا ہے کھانے کی مجال ہے تم لوگوں نے ایک بار بھی کہا ہو کھانا اچھا بنا تھا حیدر تمہارے ہاتھ " میں جادو ہے "حیدر بڑے مزے سے بیٹھا خود کی تعریفوں کے پل باندھ رہا تھا

آپ واپس کیوں نہیں چلے جاتے۔۔۔"آیت اس کی بات کاٹ کر اصل مسئلے کی طرف آئی اور حیدر منہ بسور کر " رہ گیا اس کی بہن آج جنگ کیے بنا ماننے والی نا تھی تو یوں کا رخ مکمل حیدر کی طرف ہو چکا تھا

میں جانا نہیں چاہتا وہاں۔۔۔۔

کس خوشی میں حالانکہ انہیں آپ کی ضرورت ہو گی آپ ان کے اکلوتے بیٹے ہیں

ان کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔"حیدر نے اسے جتانا ضروری سمجھا"

" میری ذات ان کے لیے کبھی بھی اہمیت کی حامل نہیں رہی پھر کیوں اس بات کو انا کا مسئلہ بنا رہے ہیں آپ"

میں انا کا مسئلہ بنا رہا ہوں وہ سمجھ نہیں رہے اپنی ضد پر اڑے ہیں یہ دنیا صرف مردوں کے لیے نہیں بنائی گئی " نے بنایا ہے مرد اور عورت دونوں مل کر معاشرے کی بنیاد رکھتے ہیں ان کی عقل پر پتھر پڑ گئے عورتوں کو بھی اللہ "ہیں

جو بھی ہوں وہ ہمارے والدین ہیں اس طرح انہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتے ہم امی کا کیا قصور اس سب میں اولاد ہوتے بھی تنہا زندگی گزارنا عذاب ہو جائے گا ان کے لیے

یہ ان کے شوہر کی چوئس ہے میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔"حیدر کندھے اچکا تا سیدھا ہو گیا"

آپ پلیز واپس چلے جائیں

میرے لیے۔۔۔۔

کچھ دنوں تک یہی ہوں میں پھر چلا جاؤں گا۔۔۔"اس وقت آیت کو سمجھانا ناممکن تھا اس لیے اس نے راہ نکالی" تھی اب وہ کچھ دن سکون سے رہ سکتا تھا

آپ آج کیوں نہیں جا رہے۔۔"کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد حیدر نے اس کی آواز سنی مومن نے" افسوس سے سر ہلایا ابھی تک وہ وہیں اٹکی تھی

آپ کو میری قسم۔۔۔۔

شٹ اپ آیت۔۔۔۔۔۔بس بھی کرو کہا نا کچھ دنوں بعد چلا جاؤں گا یہاں کا رینٹ دے چکا ہوں میں ایک" "مہینے بعد ہی جا سکتا ہوں اس طرح سب چیزیں درمیان میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا میں۔۔۔

حیدر کو غصہ ہوتے دیکھ اس کی ناراضگی میں مزید اضافہ ہو گیا اس بارے میں دوبارہ بات نہیں کی تھی اس نے بس ان کی باتوں کا جواب دیتی رہی تھی پھر بچوں میں مصروف ہو گئی

ایک سوال پوچھوں ؟۔۔۔۔"آیت نے ایک نظر ساتھ چلتے مومن کا چہرہ دیکھا پھر جلد ہی اپنی نظریں سامنے" تھوڑی سی دور کھیلتے زونین پر مذکور کر دیں

تمہارے بے تکے سوالوں کا جواب نہیں میرے پاس آیت۔۔۔"مومن سخت بدمزہ ہوا تھا جیسے وہ پہلے سے" جانتا ہو آیت کیا پوچھنا چاہ رہی ہے اس وقت دونوں قریبی پارک میں آئے تھے کچھ دیر چہل قدمی کرنے کے بعد اب وہ نرم گھاس پر بیٹھے تھے

آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں۔۔۔"گلا کرتے وہ سحر کو اس کی گود سے لے چکی تھی جبکہ مومن اس کی بات پر" ٹھٹھک سا گیا

میں سننا چاہوں گا؟؟"وہ واقعی جاننا چاہتا تھا"

مجھے بات نہیں کرنی۔۔" جب کوئی جواب نا ملا تو وہ بات بدل گئی مومن نے گہرا سانس کھینچا"

پوچھو؟"۔۔۔ مومن کے پوچھنے پر خفا بیٹھی آیت جھٹ سے سیدھی ہوئی تو وہ مسکرا کر رہ گیا"

اگر کبھی مجھے کچھ ہو جائے تو۔۔۔۔۔

یہی امید تھی تم سے تمہارے چھوٹے سے دماغ میں ہمیشہ فضول سوال ہی کیوں آتے ہیں؟" مومن بیزار سا ہوا"

تھا پہلی بار نہیں تھا جب آیت ایسا سوال کر رہی تھی پہلے بھی بہت بار وہ اس سے اس طرح کے سوال کر چکی تھی

مومن اکثر چڑ سا جاتا تھا

اس میں فضول کیا ہے؟

تم کیوں جاننا چاہتی ہو آخر تمہارے بغیر ہماری زندگی کیسی ہو گی۔۔۔۔" مومن نے اپنے ساتھ ساتھ بچوں کا"

بھی حوالہ دیا

ویسے ہی مجھے تجسس رہتا ہے کبھی میں دنیا سے چلی جاؤں تو آپ کیا کریں گے؟۔۔۔" اپنے دل کی بات کرتی وہ"

مومن کا سکون برباد کر چکی تھی

تم سیدھا کیوں نہیں کہتی تمہیں اظہار محبّت سننا ہے۔۔۔۔۔۔" مومن کی بات پر آیت سٹپٹا سی گئی"

میں نے کب کہا؟" آیت جان کر انجان بنی"

تم سے پہلے میری دنیا ویران تھی میں صرف اپنے بچوں کی خاطر جی رہا تھا تمہارے آنے سے مجھے لگا زندگی کو ایک "

موقع دینا چاہیے جو میں نے دیا بھی اب جب میری ذات مکمل تم سے وابستہ ہو چکی ہے تمہارے نا ہونے سے شائد

پہلے کی نسبت ویرانیاں مزید بڑھ جائیں میں یہ نہیں کہوں گا تمہارے بغیر میں زندہ نہیں رہوں گا یا مر جاؤں گا یہ

باتیں فلموں اور خوابوں کی دنیا تک ہی ہوتی ہیں حقیقت میں کسی ایک کے چلے جانے سے دوسرا نہیں مرتا یہاں ہر

" ایک تو اپنی باری کا انتظار کرنا ہو گا

عجیب شخص تھا وہ اظہار بھی کر گیا اور اسے حقیقت سے بھی آشنا کروا گیا

آپ اتنی مشکل باتیں کیوں کرتے ہیں؟؟" آیت کے سوال پر اسے ہنسی آئی تھی"

شائد زندگی کبھی آسان نہیں رہی" مومن کا اگلا جواب اسے سچ میں لاجواب کر گیا"

* * * * * * * * * * * * * *

آپ کو لگتا ہے میں غلط ہوں؟" حیدر نے شش و پنج سے نکلنے کے لیے ساتھ بیٹھے مومن سے سوال کیا آیت سے" ملنے کے بعد وہ مومن کی طرف آیا تھا

نہیں مجھے نہیں لگتا تم دونوں کا نظریہ الگ ہے بات دونوں کی درست ہے تمہارا ساتھ دیتے ہوئے میں یہ بھی نہیں" "کہوں گا آیت غلط ہے اس وقت ایک بیٹی کی طرح سوچ رہی ہے تم ایک بھائی کی طرح۔

مجھے کیا کرنا چاہیے پھر؟

تم ایک بیٹے کی طرح سوچ کر دیکھو امید ہے فیصلہ لینے میں آسانی ہو" مومن نے لگی لپٹی بغیر اسے مخلصانہ مشورہ" دیا

پھر مجھے واپس چلے جانا چاہیے

بلکل۔۔۔رہی بات آیت کی اس کی زندگی میں سب ہے اسے کسی حصے کی ضرورت نہیں نا پہلے تھی اس سب سے کوئی فائدہ نہیں ہاں اس کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہو تو اپنے پرنٹس کو سمجھاؤ ان جاہلانہ سوچوں کا خاتمہ کرو تم بخوبی یہ کر سکتے ہو

مجھے نہیں لگتا وہ سمجھیں گے

تو تم آگ میں کودنے سے پہلے ہار مان چکے ہو۔ویسے یہ بزدلوں کی نشانی ہوتی ہے" حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا" میں بہادر کبھی تھا ہی نہیں ہوتا تو پہلے ہی سب بدل چکا ہوتا اب تو سب ختم ہوتا نظر آرہا ہے

نہیں یہ تمہاری سوچ ہے "مومن نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا"

تم نتائج سے پہلے گھبرا رہے ہو اور کچھ نہیں "مومن کی اگلی بات پر حیدر بے ساختہ ہنسا تھا مومن نے سچ ہی کہا تھا"

شکریہ۔۔۔۔۔ مومن سے بات کر کے اسے واقعی ہمت ملی تھی اس بات کا مکمل اطمینان تھا آیت کے لیے

مومن سے اچھا ہمسفر شائد ہی کوئی اور ہوتا

****

دروازہ بجنے کی آواز پر کچن میں کھڑی مریم نے اپنی آنکھیں رگڑ کر آنسو سے صاف کی جو اولاد کی جدائی میں اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے ہمت کی شروع سے ہی اس میں کمی تھی اس چیز کی کمی آج اسے بری طرح کھلی تھی بد قسمت ماں تھی جو اپنی اولاد کے لیے آواز تک نا اٹھا سکی۔ سر پر دوپٹہ جما کر وہ کچن سے نکلی پھر بیرونی دروازے کی اور چل پڑی

کون؟۔۔۔ اندر سے آواز لگائی گھر پر صرف جمال تھا جو کمرے میں تھا

وہ۔۔۔ م۔۔۔ میں ہوں۔۔۔ "ڈرتے ہوئے دھوپ میں کھڑی آیت نے جواب دیا جو ایک ہاتھ میں سحر کو لیے"

دوسرے ہاتھ میں زونین کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی دل بار بار مومن کی جانب جا رہا تھا جسے بغیر بتائے وہ بچوں کو لے کر یہاں چلی آئی تھی

مریم نے جھٹ سے دروازہ کھول کر اسے اندر کیا اور اپنے سینے سے لگا لیا آج کتنے مہینوں بعد اس کے دل کو سکون پہنچا تھا بے آواز آنسو بہاتی آیت کو سینے میں بھینچے کھڑی تھی

میری بچی۔۔۔ مجھے معاف کر دو "پہلا جملہ جو اس نے ماں کے منہ سے سنا وہ معذرت کا تھا اسے آج بھی یاد تھا اس"

گھر سے جاتے ہوئے بھی اس نے اپنی ماں سے الوداعی لفظ یہی سنے تھے

آپ کیوں مجھ سے معافی مانگ کر مجھے گناہ کا حقدار بنا رہی ہیں میرے دل میں کوئی گلا نہیں ہے میں اپنی زندگی میں خوش ہوں بہت"۔۔۔ سحر کے رونے کی آواز پر مریم کو خود سے الگ کرتے اس نے ایک ہاتھ سے ان کا چہرہ صاف کیا

بہت پیارے بچے ہیں ماشاءاللہ "زونین کو گود میں لیتے مریم نے اس کے چہرے پر بوسہ دیا پھر سحر کو بھی پیار دیا" جو کسی غیر کے اس طرح پیار لینے سے بلند آواز میں رو رہی تھی

اندر چلو گرمی ہے یہاں۔۔۔ "مریم نے زونین کا گرمی سے سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر اسے کہا جو ماں باپ کے گھر" میں آتے بھی ہچکچا رہی تھی مریم کو افسوس ہوا خود پر اسے دنیا میں تو لے آئی تھی مگر اس کا ہاتھ تھام کر ساتھ چل نا سکی

یہ صرف تمہارے باپ کا نہیں تمہاری ماں کا گھر بھی ہے چلو۔۔۔ "آیت کا ہاتھ تھام کر وہ زبردستی اسے اندر لے" گئی جہاں پہلا سا کچھ بھی نہیں رہا تھا سب کچھ بدل گیا تھا گھر کا آدھا سامان وہاں موجود نہیں تھا

آپ نے سیٹنگ چینج کر دی پہلا خیال یہی آیا تھا اسے

نہیں تمہارے باپ نے جو اکھیلا تھا ہار گیا اس لیے لوگ سامان اٹھا کر لے گئے ہیں ابھی اور بھی قرضہ ہے شائد" میں اکیلی عورت کیا کر سکتی ہوں تمہارے جانے کے بعد جمال نے حیدر کو بھی نکال دیا شائد اسے پتا چل گیا تھا جمال جوا کھیلنے لگا تھا کافی بحث ہوئی تھی دونوں میں پھر حیدر نے کہا اسے اس کا اور تمہارا حصہ چاہیے یہ اس کی سوچ تھی کہ وہ ایسا کر کے گھر بچا سکتا ہے جمال نے الٹا اسے ہی گھر سے باہر نکال دیا میں نے روکنے کی کوشش کی تھی بہت "بھول گئی تھی پہلے کب میری چلی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

مریم کا ایک ایک لفظ آیت کو گنگ کر رہا تھا حیدر نے جو اسے بتایا وہ اس سب سے بلکل مختلف تھا اب اس کی سمجھ میں آ گیا تھا مومن اور حیدر نے مل کر اس سے سچ چھپایا تھا تاکہ اسے مزید تکلیف نا پہنچے اور وہ باپ کے پیار میں

بھائی سے ناراض ہو کر اسے کیا کچھ کہہ گئی تھی اس لیے مومن حیدر سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا ساری گرہیں ایک ساتھ کھل کر اس کے دماغ میں ہلچل مچا رہی تھیں

"تم لو پانی پیو بچوں کو بھی پلاؤ گرمی بہت ہو گئی آج کل"

ٹرے اس کے سامنے رکھتی مریم نے اسے کہا تو آیت نے زونین اور سحر کو پانی پلایا خود پینے سے انکار دیا اس وقت اس کا دماغ اور دل کہیں اور اٹکے تھے

تم کیا کر رہی ہو یہاں؟" کمرے سے باہر آتے جمال کی اونچی آواز پر مریم اور آیت دونوں چونکی تھی آیت کے" چہرے پر حیرانی

دکھ ڈر سارے جذبات ایک ساتھ رقصاں کرنے لگے ڈر تو مریم کو بھی لگ رہا تھا آیت اکیلی نہیں تھی اس کے ساتھ بچے بھی تھے جمال غصے میں کچھ الٹا سیدھا کر گیا تو۔۔۔۔۔ اس کے آگے کی سوچ آتے اس نے جھجھری لی میں نے بلایا تھا۔۔" آیت کو منہ کھولتا دیکھ مریم نے سارا ملبہ ہونے اوپر لے لیا"

کس سے پوچھ کر؟" جمال اشتعال سے مریم کی طرف بڑھا تو وہ ڈر کر پیچھے ہوئی"

میرا دل کر رہا تھا اس سے ملنے کو آپ اسے بیٹی نہیں مانتے مگر میں نے کبھی اس کی ذات سے انکار نہیں کیا میری" بیٹی ہے یہ حق رکھتی ہے جب چاہے مجھ سے ملنے آئے" آج پہلی بار مریم نے آیت کے حق کے لیے آواز اٹھائی تھی دل میں جو ڈر تھا اب کہیں اڑن چھو ہو چکا تھا اس بار وہ چپ رہنا نہیں چاہتی تھی

تم نکلو ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے۔۔۔۔" جمال نے انگلی سے اشارہ کرتے جانے کا حکم دیا تو آیت کا دل" ڈوب سا گیا ہر بار اسے پہلے سے بڑھ کر تکلیف دی جاتی تھی

یہ کہیں نہیں جائے گی یہ اس کا بھی گھر ہے "پیچھے سے آتے حیدر نے جمال کو جواب دیا اور آگے بڑھ آیت کے سر پر ہاتھ رکھا مگر وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی جب مومن بھی اس کے پاس آکر کھڑا ہوا وہ نہیں جانتی تھی اسے کیسے پتا چلا کہ وہ کہاں ہے مگر اس کا باپ مومن کو کچھ کہتا تو اس کے لیے واقعی ڈوب مرنے کا مقام تھا

سر جھکانے کی ضرورت نہیں آیت ماں باپ سے ملنا کوئی گناہ تو نہیں ہاں تم مجھے خبر کر دیتی تو مجھے اچھا لگتا۔۔"""

آیت کے سر جھکانے پر مومن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا دباؤ دیا اس وقت اس کا دل کیا زمین پھٹے اور اس میں سما جائے اس وقت بھی وہ اس سے شکوہ نہیں کر رہا تھا بلکہ اس کے ساتھ کھڑا تھا اسے سہارا دے رہا تھا مومن کے لیے اس کے دل میں موجود عزت کا رتبہ کئی گنا بڑھ گیا تھا اپنی زندگی میں کم سے کم اس کا احسان چکا نہیں سکتی تھی

ٹھیک ہے پھر میں ہی چلا جاتا ہوں یہ گھر چھوڑ کر۔ اس گھر میں یا تو یہ رہے گی یا میں تمہیں بھی اس نے میرے" " خلاف کھڑا کر دیا ہے آج تم اس کے لیے میرے سامنے کھڑے مجھ سے زبان لڑا رہے ہو

میں نے آپ سے بدتمیزی نہیں کی پاپا بس آیت کو تسلیم کر لیجئے وہ بھی آپ کا خون ہے آپ کیوں اسے اس کے" حق سے محروم کرنا چاہتے ہیں ایسا کون سا گناہ ہو گیا ہے اس سے جس کی سزا ختم ہونے کو نہیں آرہی اتنی نفرت "کیوں بھری ہے آپ کے دل میں

میں کچھ سننا نہیں چاہتا حیدر۔۔۔۔۔

آپ لوگ مت لڑیں میری خاطر بھائی ویسے بھی میری اپنی فیملی ہے میں یہاں نہیں بھی آؤں گی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا

تم کہیں نہیں جاؤ گی آیت "۔۔۔حیدر نے اس کا ہاتھ تھام کر روک دیا تو مومن نے اصرار کیا اسے بھی آیت کا" فیصلہ ٹھیک لگا تھا اس سے پہلے صورت حال مزید خراب ہوتی وہ آیت کو لے کر جانا چاہتا تھا مگر حیدر کچھ ماننے کو تیار نا تھا وہ ٹھان چکا تھا آج جمال سے دو ٹوک بات ہو کر رہے گی

آپ کو بیٹوں کی خواہش تھی تو اللہ نے آپ کو بیٹا بھی دیا تو ہے اب اگر بیٹی بھی آگئی ہے تو مسئلہ کیا ہے؟؟

اس کی پیدائش تمہاری ماں کی ضد تھی۔۔۔

کا فیصلہ تھا جس میں کسی کی ضد کسی کی ناراضگی نہیں چلتی جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے کسے کب، کیا کتنا نہیں یہ اللہ" نوازنہ ہے وہ اچھی طرح جانتا ہے ہمارا کام ہے اس فیصلے کو خوشی خوشی تسلیم کرنا ہم کون ہوتے ہیں اس کی کسی بات سے انکار کرنے والے۔۔۔"حیدر نے شائستگی سے جمال کے دل کو نرم کرنا چاہا

لیکچر دینے کی ضرورت نہیں ہے حیدر تم اسے یہاں رکھنا چاہتے ہو تو رکھو میں یہاں نہیں رہوں گا۔۔

آپ غلط کر رہے ہیں پاپا۔۔"حیدر نے انہیں قائل کرنا چاہا جو کچھ سننے سمجھنے کی حالت سے آگے نکل چکا تھا اس" وقت جمال کی عقل پر پتھر پڑ چکے تھے جو بہت جلد ہٹنے والے تھے پر کس روپ میں یہ کون جانتا تھا

جمال بپھرا ہوا گھر سے باہر نکل گیا آیت نے حیدر کو کہا جمال کو روکنے کے لیے مگر وہ بھی اس کی سن نہیں رہا تھا الٹا اس نے آیت کو خاموش ہونے کے لیے کہا تو وہ بے بس ہو کر جمال کے پیچھے بھاگ گئی کسی صورت نہیں چاہتی تھی اس کی وجہ سے گھر ٹوٹ جائے جمال کے جانے سے مریم اکیلی ہو جاتی اپنی ماں کے دکھوں کا سبب بن کر وہ کبھی خوش نہیں رہ سکتی تھی

آیت!۔۔۔"۔مومن سحر مریم کو پکڑا کر اس کے پیچھے چلا گیا آیت کو اس حال میں اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا" جانتا تھا وہ کس ذہنی کیفیت سے دوچار تھی اس وقت۔۔۔۔

حیدر جاؤ دیکھو انہیں میرا تو دل تو دل بیٹھا جا رہا ہے"مریم نے حیدر سے کہا تو وہ بھی ان کے پیچھے گھر سے باہر نکل" گیا گلی سے نکل کر مین روڈ پر آتے سامنے کا منظر اس کی جان نکالنے کے لیے کافی تھا اس ایک پل نے اس کے حواس سلب کر لئے تھے ارد گرد جمع ہوتی بھیڑ کو چیرتا ہوا وہ وہاں پہنچا تھا آنسو تھے کے تھمنے کا نام نہیں لے رہے

تھے اس کی آنکھوں کے سامنے سڑک پر خون میں لپٹی آیت کا سر جمال گود میں رکھے بیٹھا تھا جبکہ مومن بار بار اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے نام بھی پکار رہا تھا

****

(گزرے لمحات)

ابو رکیں میری بات تو سنیں "آیت تقریباً بھاگ ہوتی جمال کے پیچھے آئی تھی جو رکنے کے نام نہیں لے رہا تھا"

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی آیت چلی جاؤ یہاں سے

میں معافی مانگتی ہوں پلیز آپ واپس چلیں میں کبھی بھی آپ کے سامنے نہیں آؤں گی وعدہ کرتی ہوں "جمال کا ہاتھ پکڑ کر اس نے وعدہ کیا جو وہ جھٹک کر ایک طرف ہو گیا

تم جاؤ یہاں سے میں نفرت کرتا ہوں تم سے "بیٹی کی نفرت میں اندھا دھند چلتا ہوا وہ سڑک کراس کرنے لگا یہ " دیکھے بغیر سامنے سے آتا ٹرک اس کے کتنا قریب آ چکا ہے

ابو ہٹیں وہاں سے۔۔۔۔ "جمال کو بچانے کے چکر میں آیت دوڑ کر اس کے پاس گئی آخری منظر جو اس کی " آنکھوں نے دیکھا تھا وہ مومن کا چہرہ تھا ٹرک ڈرائیور کوشش کے باوجود وقت پر بریک نا لگا سکا جمال کو آیت نے کھینچ کر وہاں سے ہٹا دیا تھا مومن نے آگے بڑھ کر آیت کو بچانا چاہا مگر افسوس بہت دیر ہو چکی تھی ٹرک تیزی سے اسے کچلتا ہوا آگے نکل گیا پیچھے حیدر سب دیکھ کر سکتے میں آ گیا

حیدر اور مومن پاگلوں کی طرح اس وقت آیت کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھے اسی بھیڑ میں کچھ لوگ چلا چلا کر ایمبولینس کو کال کرنے کا کہہ رہے تھے اس سارے حادثے میں ایک شخص تھا جو ٹکٹکی باندھے آیت کو دیکھ رہا تھا وہ جمال تھا جس کی گود میں آیت کا سر رکھا تھا

****

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

قریبی پرائیویٹ ہسپتال کے باہر چکر لگاتے حیدر اور مومن کی جان پر بنی تھی دونوں کی زندگی ایک وجود سے جڑی تھی جو اندر زندگی اور موت سے پچھلے چار گھنٹوں سے لڑ رہی تھی

مما کو اندر کیوں لے گئے ہیں ؟"زونین نے مومن کا ہاتھ پکڑ کر پریشانی سے پوچھا"

آپ رو کیوں رہے ہو؟"اپنے سوال کا جواب نا پا کر زونین نے پھر سے مومن سے پوچھا جسے اس سب سے انجان رکھا گیا تھا

نہیں میں نہیں رو رہا"مومن نے آنکھوں کو ہاتھ سے رگڑ کے اسے دکھایا کہ وہ رو نہیں رہا"

مما نے کہا تھا اچھے بچے جھوٹ نہیں بولتے آپ کو بھی نہیں بولنا چاہیے مما ناراض ہو جائیں گی ورنہ "زونین کی اگلی بات پر مومن نے ہلکا سا مسکرانا چاہا مگر ناکام ہی ٹھہرا

میرا ایک کام کرو گے ؟"مومن نے اس کے گال پر پیار کرتے پوچھا"

وہ کیا؟"اس نے بھی مومن کے گال پر جوابی بوسہ دیا ایسا اکثر وہ آیت کے ساتھ کرتا تھا آج پہلی بار اس نے" مومن کو اس طرح جواب دیا تھا

پاک بچوں کی دعا جلدی سنتا ہے"زونین کا ہاتھ سے دعا کرو وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں اللہ آپ مما کے لیے اللہ" چوم کر وہ اسے گلے لگا گیا آیت سے بچھڑنے کا کرب اس کے چہرے پر عیاں تھا آج دوسری بار وہ اس مقام پر کھڑا تھا پہلے بھی وہ یہ درد برداشت کر چکا تھا مگر اس بار اس نے تسلیم کیا تھا وہ آیت کے بغیر اپنی زندگی تصور نہیں کر سکتا تھا ہسپتال میں کھڑے ہو کر آج اس نے اعتراف کیا تھا وہ آیت سے بے پناہ محبّت کرتا تھا محبّت تو اسے پہلے بھی آیت سے تھی مگر یہ محبّت کتنی گہری تھی اس کا اندازہ آج اسے ہوا تھا

****

ڈاکٹر پلیز بتائیں آیت کیسی ہے ؟"حیدر نے ایمرجنسی روم کے باہر ڈاکٹر کو روک کر صورت حال جاننی چاہی"

دیکھیں ہم کچھ نہیں کر سکتے آپ جس حال میں پشینٹ کو لے کر آئے ہیں بلڈ بہت ضائع ہو چکا ہے اوپر سے زخم " کافی گہرے ہیں آپ کو حوصلہ رکھنا ہو گا صبر سے کام لیں ہم لوگ اپنا کام کر رہے ہیں "کانوں میں پڑتے الفاظ سن کر مومن کو پیٹ میں گرہیں پڑتی محسوس ہوئی آنکھیں حد درجہ سرخ تھی مگر وہ ضبط کیے کھڑا تھا

اب خوش ہیں آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں جائیں ڈھول لے کر آئیں۔۔۔ جائیں خوشیاں منائیں میری۔۔۔ بیٹی " نے سن لی آپ کی میری بچی آپ کی وجہ سے آج موت کے منہ میں چلی گئی ہے۔۔۔ یہی چاہتے تھے نا لیں اللہ تکلیف میں ہے دیکھیں۔۔۔۔ دیکھیں اسے آپ کو بچانے کے لیے اس نے خود کی جان خطرے میں ڈال دی ایسے باپ کے لیے جس نے ساری زندگی اس معصوم کی قدر نہیں کی " مریم بلکتے ہوئے جمال کا گریبان پکڑے کھڑی تھی جو خود ندامت سے سر جھکائے کھڑا تھا زندگی میں پہلی بار اس کا ضمیر اندر سے اسے کھائے جا رہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا کسی نے اس کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مار دیا ہو ساری زندگی اس نے آیت کو درد ہی دیا تھا آج پھر سے وہ اس کی وجہ سے درد میں تھی

اگر اسے کچھ ہوا نا تو آپ میرا مرا منہ دیکھیں گے پاپا میں کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گا یاد رکھیے گا حیدر بھی " تب تک زندہ ہے جب تک آیت کی سانسیں ہیں میری بہن کس قدر تکلیف سے گزر رہی ہے آپ کو اندازہ ہے سے شائد آپ کو معاف آپ کی جاہلانہ سوچ کی وجہ سے ہم اس حال میں کھڑے ہیں ہو سکے تو معافی مانگ لیں اللہ " کر دے

حیدر کو اس قدر غصے سے جمال کی طرف بڑھا جب مومن نے اسے راستے میں روک دیا اور خاموش رہنے کا اشارہ کیا مریم حیدر کے کہنے پر زونین اور سحر کو لے کر ایک طرف چلی گئی بچارے بچے اب پریشان ہو کر رونا شروع ہو چکے تھے

جمال کندھے جھکائے وہاں پڑے بینچ پر بیٹھ گیا تو حیدر اور مومن ایک بار پھر سے کوریڈار میں چکر لگانے لگے

****

کافی گھنٹوں کے بعد آیت کو آئی سی یو میں شفٹ کر دیا گیا جب نرس حیدر اور مومن کو اپنے ساتھ اندر لے گئی باہر مریم اور جمال بے چینی سے ان کی راہ دیکھ رہے تھے

کیا ہوا ہے ؟" کچھ دیر بعد حیدر کو باہر آتا دیکھ جمال نے اس سے سوال کیا"

مومن کہاں ہے آیت کو ہوش آ گیا؟" مریم بھی لپک کر اس کے پاس آئی"

تم جواب کیوں نہیں دے رہے حیدر؟" جمال نے خفگی سے اسے دیکھا تو حیدر چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر بلک بلک کر" رونے لگا اس کا انداز مریم اور جمال کے لیے گویا موت کا فرمان تھا مریم تو وہی اس کے پاس بیٹھ کر سکتہ میں چلی گئی جمال فرش پر ڈھے سا گیا

میں گناہگار ہوں اپنی بچی کا میں گناہگار ہوں۔۔۔مارو مجھے میں برا انسان ہوں میں برا باپ ہوں۔۔۔۔ مجھے " سزا دو" آیت کے غم میں ڈوبا جمال ہزیانی طور پر چلاتا ہوا خود کو مار بھی رہا تھا مگر کسی نے اسے روکنے کی زحمت نا کی کرتا بھی کون مریم خود مجسمہ بنی بیٹھی تھی پھر حیدر ہی زبردستی دونوں کو اندر لے گیا

****

جیسے ہی حیدر انہیں لے کر اندر گیا مریم جا کر آیت سے لپٹ گئی جسے مومن نے مشکل سے پرے کیا تھا جمال کسی بت کی طرح دروازے میں رک گیا ایسا لگتا تھا ساری توانائی ختم ہو گئی ہو اس کی نظروں کے سامنے آیت بیڈ پر لیٹی تھی

چلیں اب ایک بار مل لیں ورنہ دیر ہو جائے گی" حیدر جمال کو کھینچ کر آیت کے پاس لے گیا"

آیت !۔۔۔ میرا بچہ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔بس۔۔۔بس ایک بار۔۔۔۔ایک بار اپنے باپ سے بات کر و جانتا" ہوں میں اچھا باپ کبھی نہیں بن پایا۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو اپنے باپ کو معاف کر دو۔۔۔۔۔" جمال نے جھک

کر آیت کے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا اسی کمرے میں رکھے صوفے پر ایک بچہ سکون سے بیٹھا تھا سارے سین کو لیز کھاتے ہوئے خوب انجوائے کر رہا تھا وہیں سحر کو گود میں اٹھائے مومن نے حیدر کو دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا جس نے جان بوجھ کر یہ ڈرامہ کیا تھا ورنہ آیت خطرے سے باہر تھی زخم بھرنے میں کافی وقت لگنا تھا مگر خدا نے اس کی زندگی بخش دی تھی یہی سب ڈاکٹر نے ڈسکس کرنے کے لیے دونوں کو اندر بلایا تھا آیت کو نیند کے انجکشنز دیے گئے تھے سارا راستہ صاف تھا تبھی حیدر نے یہ ڈرامہ کیا ایک بار جمال کو مزا چکھانا چاہتا تھا اور وہ کامیاب رہا تھا

****

نانو ہٹیں میری مما سے وہ بیمار ہیں۔۔۔"زونین نے جمال کو آیت کے سر کے پاس کھڑا دیکھ کر اسے پیچھا کیا" اسے ڈر تھا کہیں اس کی مما زیادہ بیمار نا ہو جائیں

بیٹا تمہاری مما اس دنیا میں نہیں رہیں" جمال نے آنسو بہاتے اسے سمجھانا چاہا جو بگڑے موڈ سے حیدر کو تو کبھی" مومن کو دیکھ رہا تھا

میری مما بلکل ٹھیک ہیں ماموں نے آپ کو پاگل بنایا ہے" چھوٹا سا بچہ جمال کے چودہ تبق روشن کر گیا اس نے" الجھن سے حیدر کو دیکھا جو زونین کی لیز کا پیکٹ ہاتھ میں لیے مزے سے کھا رہا تھا

یہ کیا کہہ ہے ؟"مریم نے حیرت سے مومن کو دیکھا جو کندھے اچکا گیا"

حیدر ؟۔۔۔۔"جمال نے قہر آلود نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھا"

میں نے آپ سے ایسا کچھ نہیں کہا تھا میں تو بس رو رہا تھا" جمال کو دیکھ کر اس نے وضاحت کی ایک پل کو جمال اور" مریم بھی دنگ رہ گئے واقعی اس نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا

"نے میری بہن کو موت کے منہ سے نکالا ہے میرے تو خوشی کے آنسو تھے اللہ"

اس کا مطلب تم نے سچ میں ہمیں پاگل بنایا ہے؟" مریم ایک سکتہ سے نکل کر دوسرے میں جا چکی تھی"

الو کے پٹھے۔۔۔" جمال نے اپنے پیر سے جوتا نکال کر اس کا نشانہ لگایا جو باپ کی مار سے بچنے کے لیے مومن کے" پیچھے چھپ گیا

بدتمیز۔۔۔ حیدر تم نے مجھے بھی نہیں بتایا" مریم نے اس کا کان کھینچ کر حساب برابر کیا"

آپ کو ایک طرف لے جا کر کیسے بتاتا پاپا وہی تھے انہیں شک ہو جاتا نا۔۔" حیدر نے ہنستے ہوئے مریم کو دیکھا تو" وہ بھی مسکرا دی۔ انہیں آپس میں لڑتا جھگڑتا چھوڑ کر مومن کمرے سے باہر نکل گیا اسے خدا کا شکر ادا کرنا تھا جس نے اسے اس کی زندگی لوٹا دی تھی وہ آج اس پاک ذات کے در سے خالی نہیں لوٹا تھا اب وقت تھا اور مومن کو اس کے دربار میں حاضری دینی تھی

****

تم ٹھیک ہو؟" آیت کے ہوش میں آتے مومن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے پوچھا جو سر ہلا گئی"

" تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے"

ہاں اور اس کا کریڈٹ مجھے جاتا ہے" حیدر نے بیچ میں ٹپک کر بات کلیر کی تو مومن نے قہقہہ لگایا"

بلکل۔۔۔" اس نے حیدر کی بات کی تصدیق کی"

جمال اور مریم بھی اندر آئے تو مومن وہاں سے اٹھ کر ایک طرف ہو گیا

میری بیٹی کیسی ہے؟" جمال نے مسکرا کر اس کا حال پوچھا تو آیت نے ٹھٹھک کر حیدر کو دیکھا جس نے اسے خود" کو دیکھتا پا کر آنکھ دبائی

ٹھیک۔۔۔" اس نے ہولے سے جواب دیا اب بھی پریشان تھی"

مجھے معاف کر دو بیٹا میں تمہارا گناہگار ہوں پر خدا نے میری آنکھیں کھول دی ہیں جانتا ہوں میرا رویہ قابل معافی "
" نہیں کیا تم سب بھول کر اپنے باپ کو معاف کر سکو گی

پہلی بار جمال کی آنکھوں میں خود کے لیے محبّت دیکھ کر آیت خوشی سے نہال ہی ہو گئی

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تمہارے چکر میں مجھے جوتیاں پڑ چکی ہیں" حیدر مصنوئی خفگی دکھاتے ہوئے بولا تو مومن "
پہلے کا منظر یاد کر کے اپنی ہنسی ضبط نا کر سکا

تم اپنا منہ بند رکھو" جمال نے اسے ڈانٹ دیا تو وہ منہ بسور کر رہ گیا اس کی شکل دیکھ کر آیت کو بھی ہنسی آ رہی تھی "

زونین آرام سے بیڈ کے اوپر چڑھ کر آیت کے پاس آیا حیدر تو ارے ارے کر تا رہ گیا مگر وہ ان سنا کر گیا پھر آیت کی گال اور پیشانی چوم کر اس کے پاس لیٹ گیا تو سب کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی

لو جی باپ کو بھی چانس دو یار سارا پیار تم لٹا دو گے تو وہ کیا کرے گا۔۔۔" اس سے پہلے اس کی بات پر جمال پھر سے "
جوتا اٹھاتا وہ کمرے سے باہر بھاگ گیا جبکہ آیت شرم سے نظریں جھکا گئی

مریم سحر اور زونین کو لے کر وہاں سے چلی گئی جمال بھی بہانہ بنا کر ان کے پیچھے چلا گیا اب وہاں آیت اور مومن ہی تھے

آیت۔۔۔" مومن نے نرمی سے اسے پکارا تو اس نے بند آنکھیں کھول دی "

تھینک یو سوچ میرے ساتھ رہنے کے لیے ایک بار تم نے پوچھا تھا تم نا رہی تو میں کیا کروں گا پچھلے کچھ گھنٹوں میں "
مجھے اچھی طرح احساس ہوا ہے تمہارے بغیر میری زندگی بلکل ویران ہے

آگے سے کبھی ایسا سوچنا بھی مت جانتی نہیں ہو میں نے کتنی اذیت سہی ہے ایک ایک لمحہ یہی دعا مانگتے گزرا ہے تم مجھے چھوڑ کر نا جاؤ جانتی ہو آیت کسی اپنے کا بچھڑ جانا بہت تکلیف دیتا ہے مگر کسی ایسے کا بچھڑ جانا جو آپ کی زندگی ہو

جان نکالنے کے مترادف ہے مجھے محبّت ہے تم سے خود سے زیادہ۔۔۔"اس کے الفاظ سن کر آیت کو ایک سکون سا ملا تھا اس نے جو زندگی سے چاہا تھا وہ نعمتیں خدا نے تحفے میں دے دیں تھی

باپ کا پیار، شوہر کی محبّت، پیار کرنے والی ماں، اس پر جان نچھاور کرنے والا بھائی، بچے سبھی رشتے انمول تھے اور یہی رشتے اس کی زندگی کا اثاثہ تھے مومن کے ہونٹوں کا لمس اپنی پیشانی پر محسوس کر کے وہ سکون سے آنکھیں موند گئی جہاں اندھیرے کے بادل چھٹ چکے تھے اب وہاں خوابوں کا جہاں آباد تھا جس میں وہ اور اس سے جڑے رشتے تھے

* * * * * * * * * *

بیٹیاں کبھی بھی بوجھ نہیں ہوتی بلکہ خدا کی رحمت ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ جو عقل سے پیدل ہیں اب انہیں یہ بات سمجھ جانی چاہیے اس طرح اپنی بیٹیوں کی حق تلفی کرنا اور کم تر سمجھنا یا بیٹوں کو ان پر ترجیح دینا بند کر دیں اس طرح کا رویہ اختیار کر کے ایسے لوگ خود ہی گناہ کے حقدار ٹھہرتے ہیں اللہ تعالیٰ ناانصافی کرنے والے کو کبھی پسند نہیں کرتا

جس دین سے ہمارے نبی نے ہمیں روشناس کروایا اس کی پیروی کریں اور اس قسم کی جہالت کا خاتمہ کریں

* *

ختم شد